ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۹ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲۴ رمضان ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, August 27, 1913.

وجہ — ساڑھے تین آنہ

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
7-1, MacLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
(ششماہی ٤ روپیہ ۱۲)

نمبر ۹ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲٤ رمضان ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta : Wednesday, August 27, 1913.

فہرس

شذرات
ھذی فعالہم، فاین المنصف ۲
ترک و عرب ۳
ہفتۂ جنگ ٤
مقالۂ افتتاحیہ
شہادت زار کانپور ٦
مقالات
رثائق و حقائق
وقت است کہ وقت بر سر آید (۲) ۷
مذاکرہ علمیہ
عربی زبان اور علمی اصطلاحات ۱۱
برید فرنگ
مظالم بلقان ۱۳
مراسلات
فتنۂ شام ۱۵
مطالبہ حق پر اصرار ۱٦
نفثات مصدور ۱۷
تاریخ حسیات اسلامیہ
فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ [۱۱] ۱۸
البصائر ۱۹
اشتہارات ۲۰

تصاویر

مرحوم محمود شوکت پاشا کا جنازہ لوح
حادثۂ فاجعۂ ملیہ ۵

اطلاع

ایڈیٹر الہلال

ایڈیٹر الہلال مسوری سے کلکتہ آگئے ہیں - اب انکی تمام خط و کتابت بدستور دفتر کے پتے سے ہو- (منیجر)

مالک "مسلم گزٹ" جواب دیں

بعض صحیح ذرائع سے مجھے کلکتہ آتے ہوے راہ میں معلوم ہوا کہ ڈپٹی کمشنر لکھنؤ کے کسی پرائیوٹ حکم کی بنا پر مالک مسلم گزٹ نے مولوی سید وحید الدین صاحب سلیم کو ایڈیٹری سے الگ کردیا، اور وہ حکماً مجبور کیے گیے کہ شام سے پہلے لکھنؤ چھوڑ دیں !!

واقعہ کی صورت یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر نے میر جان صاحب مالک مسلم گزٹ کو بلایا اور کہا کہ وہ فوراً مولوی سلیم صاحب کو الگ کردیں ورنہ وہ اُنپر مقدمہ قائم کرینگے -

اسی کی تعمیل تھی جو انہوں نے معاً کردی

میں بذریعہ اخبار کے علانیہ حالات دریافت کرنے پر مجبور ہوں - میر جان صاحب براہ کرم فوراً اصلی حالات شائع کردیں - اگر آیندہ ہفتہ تک انہوں نے حالات شائع نہ کیے تو پھر مجھے جو کچھہ لکھنا ہے، لکھونگا - (ایڈیٹر)

شذرات

هذی فعالهم ، فاین المنصف ؟

یسومونکم سوء العذاب ، یذبحون ابناءکم ، ویستحیون نساءکم ، وفی ذلکم بلاء من ربکم عظیم (۲ - ع ۶)

کفار تمکو بڑی بڑی تکلیفیں پہونچا رہے ہیں ، تمہاری اولاد کو ذبح کرتے ہیں ، تمہاری عورتوں کو ذلت کے لیے جینے دیتے ہیں ، اس بات میں خدا کی جانب سے تمہارا بڑا امتحان ہو رہا ہے

" مقدونیہ میں آؤ اور ہماری مدد کرو " کے عنوان سے مظالم بلقان کے خلاف ترکوں نے انگریزی عدل و انصاف سے جو اپیل کی تھی ، اُس کا کم از کم اتنا اثر تو ضرور ہوا کہ هندوستان میں گورنمنٹ هند نے اُس کی اشاعت جرم عظیم قرار دی - ۲۶ اگست سنہ ۱۹۱۳ ع کو هائی کورٹ کلکتہ میں سرکاری ایڈوکیٹ (قانونی مستشار) نے اس کی وجہ یہی بیان کی کہ پمفلیٹ میں جنگ بلقان کو حروب صلیبیہ سے تشبیہ دیگئی ہے ، اسے مذہبی جنگ قرار دیا ہے ، اور اس کے واقعات بھی مبالغہ آمیز ہیں - ممکن ہے ، منع نشر و اشاعت کے لیے یہ چیزیں بھی ضروری هوں ، اور یہ بھی ممکن ہے کہ اشاعت روک دینے سے واقعات مظالم زیادہ نمایاں طور پر ملک میں برملا نہ ہونے پائیں ، لیکن اس حقیقت کا اخفا کیونکر ممکن ہے کہ یورپ کے عام اخبارون میں بھی وہی داستانیں ابتک شائع ہو رہی ہیں جن کی اشاعت نے اس پمفلٹ کا داخلہ ممنوع قرار دیا ہے -

دده آغاج کے فرانسیسی قونصل نے فرانسیسی سفارت کو ایک تار بھیجا ہے جسمیں ان فظائع و مظالم کو بیان کیا ہے جو بلغاریوں نے مسلمانوں اور یونانیوں پر کیے ہیں ، یہ بھی لکھا ہے کہ جنگی جہاز بھیجے جائیں تا کہ بلغاریوں کے مظالم سے بھاگنے والے اسمیں پناہ لے سکیں -

اخبار " اریذون " کو خبر ملی ہے کہ ورق-تو کو چھوڑ نے سے پہلے اسمیں آگ لگادی گئی ، اور ان تمام شہروں کے مسلمانوں اور یونانیوں پر جو ساحل بحیرہ مارمورہ پر آباد تھے سخت شرمناک مظالم کیے گئے -

اتھینس کی کمپنی کو یہ معلوم ہوا ہے کہ مفتی دیران نے ان ۵ - ہزار یتیم بچوں کی حمایت کے لیے اپیل کی ہے ، جنکے ماں باپ کو بلغاریوں نے نہایت بیرحمی کے ساتھ ذبح کیا ہے -

صوبۂ ادرنہ میں ایک مقام " وریدہ " واقع ہے ، جس کے محلہ " عاندور " میں عثمان آفندی نامی ایک مسلمان کا گھر تھا - ادرنہ (ایڈریا نوپل) جب بلغاریوں کے قبضے میں آیا تو تمام مسلمانان شہر کے ساتھ یہ غریب بھی گرفتار ہوا اور سب کی طرح اسے بھی عیسائی بنایا گیا - دارالحکومۃ بلغاریا (صوفیا) میں هنوز یہ بیچارہ قید ہے ، اور عیسائی هو جانے پر بھی اس کو رستگاری نہیں ملی ہے - اُس کا اور اُس کے خاندان کے ہر فرد کا نام بدل گیا ہے - وہ پہلے عثمان تھا ، اب هاران ہو گیا ہے ، اور یہی حالت اُس کے تمام ساتھیوں کی ہے - قید خانے سے اپنے بیٹے (جودت) کو جو تسخیر ادرنہ کے دنوں میں ایک جنگی ضرورت سے قسطنطنیہ بھیجا گیا تھا ، اُس نے ایک خط لکھا ہے ، جو حسن وصفی آفندی کے ذریعہ سے اخبارات میں آیا ہے - خط کا نمایاں پہلو یہ ہے جس کی اطلاع کاتب نے مکتوب الیہ کو دی ہے ، وہ لکھتا ہے :

" ہم سب کے سب نصرانی ہوگئے - تمہاری ماں کا نام واشلینا ، تمہارے بھائی کا نام شوکا ، تمہاری بہن کا نام ماریہ ، تمہاری لڑکی کیتھرائن اور دوسری چھوٹی لڑکی کا نام هلین رکھا گیا ہے - اگر یہاں آنے کا ارادہ ہو تو دیکھو خبردار ، نصرانی ہوے بغیر نہ آنا ، ورنہ خیر نہیں - میرا نام پوچھو تو هاران ہے ، اگر اپنی بیوی کی خبر پوچھنا چاہتے ہو تو وہ اپنے دیور کے یہاں دو مہینے سے ہے - تمہارے خسر محمد آفندی قلبہ میں قید تھے ، شریف بھی قلبہ میں قید تھے ، مگر وہ نصرانی ہوگئے تو " وتولی " نام رکھا گیا - یہاں آئے تھے مگر میں نے انہیں دیکھا بھی نہیں اور وہ اسکشہ چلے گئے - سلیمان تو بلغاری فوج کے ادرنہ میں آتے ہی ریل پر سوار ہو کے کوملجہ چلے گئے - جو خط میں نے اسکشہ بھیجا تھا وہ پہنچگیا - کوکور بویاجی اوغلی (جسکا پہلے ابراهیم شاویش نام تھا) کے ذریعہ تم کو ایک خاص بات کی اطلاع دی تھی مگر وہ کہتا ہے کہ جب تک تم نہ آؤگے وہ خبر نہ دیگا -

اگر تمہارے دماغ میں ذرہ بھر عقل ہو تو ہمارے دستخطوں کو غور سے دیکھو ، اپنے ضمیر کی طرف رجوع کرو اور ہمارے حالات سے نصیحت حاصل کرو - اگر اپنے دل میں استیناس پاؤ تو فوراً چلے آو ، لیکن شرط یہ ہے کہ پہلے (یور کی) هو لو پھر آو - شرف برق دلی ، ایوان ، اور تمہارے دوست یانی ، یور کی ہو گئے ہیں ، یونی یور کی تمہیں سلام کہتے ہیں -

جتنے قیدی کہ بلغاریا میں تھے واپس آکے اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے ہیں ، اسکشہ میں رہتے ہیں اور اب ٹھہرنا بے معنی ہے ، نصرانی ہو جاو ، اور فوراً چلے آو ، اسکے علاوہ اور کوئی بات نہیں جو تمہیں لکھوں ، تمہارے شہر والے بالاخر نصرانیت میں داخل ہونے پر راضی ہوے ، مگر بہ ہزار دقت و دشواری "

ان واقعات کو پڑھو اور جمہوریۂ پیرس کے نیم سرکاری اخبار طان کی اس خبر کے فلسفے پر غور کرو کہ " سر ایڈورڈ گرے نے قبضۂ تراقیہ و ادرنہ اور خمیازوں کے متعلق ایک طویل نوٹ بھیجا ہے ، اس نوٹ میں اهم اور قابل ذکر وہ حصہ ہے جسمیں سر گرے کہتے ہیں کہ " ادرنہ میں عثمانی فوج کا احتلال برطانیہ عظمی کو مجبور کریگا کہ وہ ایشیا میں اصلاحات کے لیے اخلاقی اور مادی مدد دینے سے باز رہے ، اور باب عالی کو اُن تلخ نتائج و آفات سے دو چار ہونے ہونگے جو اسکے اس تہور و جرات کی گستاخ پالیسی کا نتیجہ ہونگے جس پر وہ اسوقت چل رہا ہے "

اس قدر دشمن ارباب وفا هو جانا !

مسلمانان روس

روس کی دار السلطنت سنٹ پیٹرسبرگ میں اسوقت ۱۰ - هزار مسلمان موجود هیں ، انہوں نے ایک انجمن قائم کر رکھی ہے ، مفلوک الحال اور یتیم بچوں کے لیے اس انجمن کے متعلق ایک مدرسہ ہے جسمیں روسی اور ترکی زبان پڑھائی جاتی ہے - گذشتہ سال اس مدرسے کے فارغ التحصیل لڑکوں کی تعداد ۲۳ - اور لڑکیوں کی تعداد ۷ - تھی - اس چھوٹے سے مدرسے کی اس کامیابی نے مبشرین (مشنریز) کے خیالات میں ایک اضطراب و خوف پیدا کر دیا ،

انهوں نے فوراً ایک جلسه کیا جسمیں روس کے ایشیائي ممالک کے باشندوں میں اسلام کي اشاعت روکنے کے ذرایع پر غور و خوص کیا گیا اور یه طے هوا که اس اسلامي سیلاب کی بندش کے لیے ایک کمیٹي قائم کیجاے جو روس کی مجلس ملی (انسن سینڈ) کے پاس ایک یاد داشت بهیجے اور یه تجویز پیش کرے که ان مقامات پر مسلمانوں کو عیسائي بنانے کے لیے مبشرین نصرانیت (مشنریز) بهیجے جائیں - بااین همه عصبیت کہا جاتا هے که یورپ کا تمدن کسي مذهب کي آزادي میں دراندازنہیں هوتا -

تـرک و عـرب

المؤتمر العربي السوري اور انجمن اتحاد و ترقي میں اتفاق هو گیا - عربوں نے اپنے طرف سے دو مندوب (ڈیلیگیٹ) مقرر کیے تهے - انجمن اتحاد و ترقی کے مندوب ایوب صبري تهے - مندوبین میں تمام گفتگو نہایت خوش اسلوبي کے ساتهه هوئي - اس اتفاق کے اصول اساسي یه هیں :

(۱) عرب آل عثمان کی خلافت کو مانتے هیں -

(۲) دولت عثمانیه میں عربوں اور ترکوں کے حقوق برابر برابر هونگے -

(۳) عرب وعده کرتے هیں که دولت عثمانیه ' جو انتظامي محکموں اور عدالتوں میں انهیں عربي زبان کے استعمال کي اجازت دیتی هے ' اسکی وه مساعدت و معاونت کرینگے -

(۴) حکومت کي طرف سے عملی طور پر اصلاحات کے آغاز کے عرب منتظر هیں ' اور وعده کرتے هیں که وه حتي الامکان اس باب میں دولت علیه کے لیے آسانیاں پیدا کرینگے -

(۵) عربوں کي یه راے هے که ولایات عثمانیه اصلاحات کے سخت محتاج هیں ' وه موجوده حالت کو دیکهه رهے هیں اور دولت علیه کے ساتهه اسکے مطمح نظر میں شریک هیں -

(۶) انجمن جوانان عرب اعلان کرتي هے که ارباب غرض نے جو یه مشہور کیا تها که وه اجانب و اغیار کي مداخلت چاهتے هیں ' یه کذب محض هے -

وه اتفاق نامه (اگریمنٹ) جس پر فریقین نے دستخط کیے هیں ' لجنة المؤتمر العربي کے رئیس الرؤسا رفیق بک مولف اشهر مشاهیر الاسلام نے اُسے شائع کر دیا هے ' اُسکے خاص خاص دفعات یه هیں :

(۱) تمام عربي شہروں میں ابتدائي اور ثانوي تعلیم عربي میں ' اور اعلی تعلیم اکثریت (مجاریٹي) رکهنے والي جماعت کي زبان میں هوگي -

(۲) گورنروں کے علاوه تمام اعلی عهده داروں کے لیے عربي داني شرط هوگي - ان عهده داروں کے علاوه تمام ملازم اسي صوبه میں رکهے جائینگے - دار السلطنت سے صرف قضاة اور رؤساء عدلیه (چیف جسٹس) کي تقرري هوگي جو اراده سنیه کے ذریعه سے هوا کرتي هے -

(۳) اوقاف کا انتظام انتظامي مجلسوں کے هاتهه میں دیدیا جائیگا جو مقامي اشخاص سے مرکب هونگي -

(۴) رفاه عام کے کام اداره محلیه (مقامي دفاتر) کے هاتهه میں دیدیا جائیگا -

(۵) فوج صرف قریب کے شہروں کي خدمات انجام دیگي - یمن ' حجاز ' عسیر ' وغیره ' وغیره ' میں جب فوج بهیجنا هوگی ' تو عربوں اور دولت عثمانیه کے تمام باشندوں میں سے ایک هي نسبت سے سپاهي لیے جائینگے -

(۶) مجالس عمومیه کي قرار دادیں بهر حال نافذ هونگي -

(۷) اصولي طور پر یه تسلیم کیا جاتا هے که مجلس وزارت اور تمام کیبنٹ کے مددگاروں اور مشیروں کے محکموں میں ' نیز دولت علیه کے تمام مجالس شوری میں کم از کم تین عرب هونگے -

شیخ الاسلام کے دائره (دفتر مشیخت اسلامیه) اور تمام دوسرے صیغوں میں بهي دو دو یا تین تین عرب هونگے - هر وزارت کے مختلف مرکزوں میں بهي کم از کم ۵ - یا ۴ عرب لیے جائینگے -

(۸) عربوں میں سے کم از کم ۱۰ - کمشنر اور ۵ - گورنر مقرر کیے جائینگے -

(۹) مجلس اعیان میں عربوں کي ایک تعداد مقرر کي جائیگي جسکي نسبت ۲ - فیصدي هوگي -

(۱۰) هر ولایت میں جن صیغوں کے لیے ضرورت هوگي وهاں اجنبي مفتش خصوصي (اسپیشیاسٹ کمشنر) مقرر کیے جائینگے -

(۱۱) جن صیغوں کا انتظام مقامی گورنمنٹ کے هاتهه میں دیا جا رها هے ' ان کو روپیه کي ایک مقدار دیجائیگي جو اس صوبے کے بجٹ میں اضافه کر دیجائیگي - اور جایداد کے ٹیکس کا حصه تعلیم پر صرف کیا جائیگا -

(۲) اصولی طور پر تسلیم کیا جاتا هے که سرکاري معاملات عربي زبان میں هونگے ' مگر اسکا نفاذ بتدریج هوگا -

(۱۳) مجالس عمومیه (جنرل اسمبلیز) کے اختیارات وسیع کر دیے جائینگے - ان مجالس میں نصف مسلمان هونگے اور نصف غیر مسلمان -

امید هے که یه اتفاق مبارک ثابت هوگا ' اور اگر عربوں کے مطالبات واقع میں اخلاص پر مبني هیں تو آینده بجاے مشکلات پیدا کرنے کے وه دولت عثمانیه کے دست و بازو بن کر کام کرینگے - گو اس تحریک میں یورپ کا هات تها اور اُسي کے اشارے سے ترکوں کے خلاف عربوں میں شورش پیدا هوئی تهي ' لیکن موجوده ترکی وزارت کی دانشمند پالیسي مبارکباد کي مستحق هے که بغیر کسي سختگیري کے اُس نے بڑي آسانی سے اس مسئلے کو حل کر دیا ' اور یورپ کي انقلابي کوششیں بیکار گئیں - رعایا کے مطالبات اگر اصولاً صحیح و جائز و قابل نفاذ هوں ' تو عموماً اس باب میں وهي حکومتیں کامیاب هونگي جو نرمي و نرم دلی کي روش سے یه راه طے کرینگي ' وحشي ترکوں کي حکمت نے تو اس مرحلے کو طے کرلیا ' لیکن مهذب انگریز بهي کیا اسی راه پر چلینگے ؟

مقدمهٔ رساله مظالم بلقان

۲۶ - اگست کو هائي کورٹ کلکته کے ایک مخصوص اجلاس کے سامنے رساله مظالم بلقان کا مقدمه پیش هوا - استغاثه کي طرف سے مسٹر نارٹن نے ایک نہایت مبسوط اور مدلل تقریر کي ' اور ثابت کیا که اس رسالے کي اشاعت کي ممانعت حکومت هند کے قوانین نافذه کے کسي دفعه سے تعلق نہیں رکهتي - نهوں

نے عدالت پر ظاہر کیا کہ یہ رسالہ عیسائیوں کے برخلاف کسی مذہبی جوش کو پیدا نہیں کرتا بلکہ چونکہ مظالم و وحشت کاری کے خلاف اس میں مسیحیت کے نام پر اپیل کی گئی ہے اس لیے فی الحقیقت یہ عیسائیت کے عزت و شرف کا ایک اعلان ہے -

ایڈوکیٹ جنرل نے وجوہ ممانعت میں خاص طور پر اس پہلو کو نمایاں کیا کہ اِن مظالم کو صلیبی جنگ سے تعبیر کیا گیا ہے' اور یہ ایک عام مذہبی منافرت کی دعوت ہے - دوران بحث میں کامریڈ کی حیثیت کو اصرار کے ساتھہ صاف کیا گیا اور اسکی بریت کا کھلے لفظوں میں اعتراف ہوا - یہ ایک ایسی بات ہے جسکی گو ہمیں زیادہ خواہش نہ تھی تاہم خوشی کا موجب ضرور ہے -

فیصلہ ابھی محفوظ ہے - اور ہم آیندہ نہایت تفصیل سے حالات مقدمہ پر نظر ڈالیں گے - علی الخصوص اُن وجوہ ممانعت پر جو حکومت کے طرف سے پیش کیے گئے ہیں -

مسٹر محمد علی نے اس مقدمے کے ذریعہ ایک نہایت عمدہ راہ قانونی احتجاج و دفاع جرائد کی کھولدی ہے -

ہفتۂ جنگ

بالآخر ترکوں اور بلغاریوں میں وہ تصادم ہوگیا جس کی پیشین گوئی ١٩ - کو ریوٹر ایجنسی نے کی تھی -

ادرنہ سے ٢٥ -میل پر ادر تیکولی نامی ایک مقام ہے- یہاں ترکوں پر بلغاریوں نے حملہ کیا - سخت جنگ ہوئی' حملہ آور پسپا ہوے' اور ایک کرنل اور ١٢٣ - سپاہی گرفتار- ممکن ہے کہ یہ دوبارہ جنگ کی تمہید ہو لیکن اگر سابق کی طرح ابھی سے بلغاریوں کے لباس میں روسی سپاہی نہیں ہیں تو اس طرح کے حملوں کو ترکش کے آخری تیر یا جاں بلب قوت کی حرکت مذبوحی سمجھنا چاہیے - بالفرض یہ حملے اگر جنگ کی صورت بھی اختیار کرلیں تو وہ جنگ ترکوں کے نقطۂ نظر سے زیادہ خطرناک نہ ہوگی' اس لیے کہ ترکی فوج میں نہ تربیت یافتہ سپاہیوں کی کمی ہے ' اور نہ تجربہ کار و کہنہ مشق افسروں کی' اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ بر سر انتظام وہ جماعت نہیں' جو ان جاں نثاران وطن کو خالی کارتوس دیتی تھی -

ترکی کے خلاف روس کی کارروائی کے متعلق اخبارات اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں - اس سلسلہ میں روسی جنگی جہازکی باسفورس سے سیوا سٹوپل میں واپسی کو ٹائمز ایک معنی خیز اشارے کی حیثیت سے نقل کرتا ہے' اور کہتا ہے:

با وجود اس حالت کے کہ تمام فوج تھریس میں ہے ' اور قسطنطنیہ اور ایشیاے کوچک غیر محفوظ حالت میں ہیں ' روسی بیڑا بالکل پر امن طریقہ پر واپس آسکتا ہے -

تھریس میں ترکی پیشقدمی کی بابت مزید ملاقاتوں کے لیے دول باہم مصروف مشورہ ہیں' لیکن صوفیا میں یقین کیا جاتا ہے کہ دول ترکی پر دباؤ ڈالنے کی تدابیر پر غور کر رہی ہیں - لندن میں کسی ایسی بات کا علم ابتک نہیں ہے جس سے اسکی تصدیق ہوتی ہو-

یونانیوں اور بلغاریوں کے تعلقات کی عجیب حالت ہوگئی ہے - موخر الذکر کو شکایت ہے کہ یونانی تخلیہ کی تاریخ سے ترکوں کو مطلع کر دیتے ہیں تاکہ وہ آسانی سے قبضہ کرسکیں - بلغاریوں کے خلاف یونان ہمیشہ ترکوں کے ساتھہ ملکر کام کرتے رہے ہیں -

کارینجی انٹرنیشنل پیس فونڈ یشن نے ایک مشن مقرر کیا تاکہ وہ بلقان کے قتلہاے عام اور جنگ کے اقتصادی نتائج کی بے طرفی کے ساتھہ تحقیقات کرے -

لیکن با ایں ہمہ شاید "رموز مملکت" اسی کے مقتضی ہیں کہ تصفیہ تلوار کے بدلے قلم کی زبان سے ہو' ریوٹر کا بیان ہے کہ باب عالی نے بلغاری وکیل قسطنطنیہ سے براہ راست گفتگو شروع کی ہے' ریوٹر اس کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ "ادرنہ کے متعلق میلان دول کے استحکام کی وجہ سے باب عالی نے یہ محسوس کرلیا ہے کہ موجودہ مشکلات سے نکلنے کا بہترین ذریعہ بلغاریا سے براہ راست مفاہمت ہے"

ادرنہ کے متعلق باب عالی بدستور اپنی ارادے پر سختی سے قائم ہے' وہ اسکے لیے تیار ہے کہ ادرنہ کا معارضہ کسی دوسری صورت میں دیدے' مگر اس کے چھوڑنے پر راضی نہیں ' اور سچ یہ ہے کہ راضی ہو بھی نہیں سکتی ' کیونکہ فوج کی بھی ایک عظیم الشان تعداد بطل طرابلس غازی انور بے کے زیر کمان بہر حال ترک ادرنہ کے خلاف ہے - اور جیسا کہ اُنھوں نے ماتان (پیرس) کے نامہ نگار سے ترجمانی جذبات کرتے ہوے بیان کیا' وہ کہتے ہےکہ "ہم یہاں ہیں اور یہیں رہینگے' یا شہر کو اپنے ہاتھہ میں رکھیں گے ' یا اس کی مدافعت کی راہ میں سب کے سب فنا ہو جائینگے"

ترکوں کی پیش قدمیوں نے دیرینہ خوشگوار آرزوئیں پامال کیں تو یورپ بپھرا ' انذار و تہدید کے ہمہمے بلند ہوے' بیڑے کی نمایش ہوئی ' ملاقاتیں ہوئیں ' مگر یہ تمام ذرائع تخویف و ترہیب بے سود رہے اثر نکلے - وزارت اپنے ارادے پر بدستور قائم رہی' اب عملی کارروائی کا وقت آیا ' مگر یہی وہ منزل ہے جہاں پہنچکے یورپ کی ترکتازیاں ختم ہو جاتی ہیں - فوائد و مصالح کا تعارض سنگ راہ ہوا ' مداخلت ناممکن نظر آئی - تجویز ہوئی کہ ترکی سے مقاطعہ مالیہ کیا جاے یعنی اسکو یورپ کا کوئی سرمایہ دار ایک حبہ نہ دے اس شکیب آزما تازیانے کا استعمال ابھی زیر تجویز ہی تھا کہ اسکی ناکامی کے علائم و آثار ظاہر ہونے لگے " فرانسیسی سرمایہ دار جنکو زیادہ تر نقصان برداشت کرنا پڑیگا ' اور جو اسوقت تک روس کی پالیسی کے لیے گراں قدر قربانیاں کرچکے ہیں مزید ایثار پر راضی نہیں" ! غالباً یورپ کے اس شقاق باہمی اور عملی کارروائی سے عجز و درماندگی ہی کی بناء پر والڈا کے نیم سرکاری اخبار کا یہ خیال ہے کہ " مسئلہ ادرنہ اپنی بین القومی حیثیت کھوچکا ہے اور آیندہ ترکوں اور بلغاریوں کا باہمی معاملہ رہجائیگا "

یورپ کو گمان تھا کہ ضعیف و بیمار ترک کے لیے یہی بہت ہے کہ ایڈریا نوپل کو غنیمت سمجھے ' ترک اس کو غنیمت تو سمجھے مگر اس پر خاموش نہ رہے ' اُنھوں نے ضلع گمرجنیا میں کچھ کیکوک پر بھی بلغاریوں کو سخت نقصان پہنچا کے قبضہ کرلیا ہے -

صوفیا کے ایک تار میں بیان کیا گیا ہے کہ بلغاریا نے ترکوں کے قبضہ گو ملجینا کے خلاف دول یورپ کے سامنے اعتراض کیا ہے - ملجینا جیل سے پچاس میل اور میڈیٹزا سے ساٹھہ میل جانب مغرب واقع ہے - یہ خبر اگر صحیح ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے پورا قصد کرلیا ہے کہ بلغاریا کو تباہ کرکے چھوڑینگے -

حادثۂ فاجعۂ عظیمہ

مرحوم شوکت پاشا!

قاتلین، وسازش کنندگان انقلاب!

[۱] طوپال ترفیق [۲] نظمی [۳] کورضیا [۴] حسن شرقی [۵] کاظم [۶] حقی [۷] محمد علی [۸] جرد [۹] داماد صالح پاشا، جو اس سورہ قصد و سازش کا ترتیب دینے والا اور بانیان مخصوص میں سے ہے -

[٥]

الهلال

٢٤ رمضان ١٣٣١ هجري

شهادت زار کانپور
یا
امتحان گاه کفر و ایمان

جزاک الله عن الاسلام و المسلمین

یا مظهر الحق !!

انساني خصائل و فضائل کے ظہور و آزمایش کیلیے ابتلا و مصائب ضروري هیں :

و لنبلونکم حتی نعلم المجاهدین منکم و الصابرین ' و نبلو اخبارکم -	اور هم تم کو آزمایش میں ڈالیں گے تاکه معلوم کریں که کون کون تم میں مجاهد و صابر هیں ؟ اور نیز تمهاري اصلي حالت کو جانچ لیں -

شاید اب موسم بدلنے والا هے که تنبیهات کے آثار و علائم پیهم اور غیر منقطع هیں - جو کچهه هندوستان سے باهر هوا ' وه مسلمانان هند کي غفلت شکني اور تنبه کیلیے کافي نه تها ' اسلیے حکمة الهیه نے سلانیک اور البانیا کي جگه ' شهادت آباد کانپور کے حوادث معزنه و سوانح الیمه کو همارے سامنے کردیا هے : اولا یرون انهم یفتنون في کل عام مرة او مرتین ' ثم لا یتوبون ولا هم یذکرون !

پس هزار رحمت هو تجهپر اے سرزمین مقدس کانپور ! اور تیري یاد گرامي همارے دلوں سے کبهي محو نهو ' که تیرے انهار خونیں نے همارے لیے حیات ملي کا چشمۂ حیات بہا دیا هے !!

اگر لکهنے کي مهلت ملے تو اُن نتائج عظیمه کي تفصیل کیلیے دفتر کے دفتر چاهئیں ' جو اس حادثۂ خونین سے هم حاصل کرسکتے هیں ' اور جسکے بہے هوے خون کے ایک ایک قطره سے حیات ملي کي هر شاخ کو زندگي اور نشو و نما کا پاني ملسکتا هے ' مگر میں اس وقت صرف ایک خاص نتیجۂ حسنه کي طرف اشاره کرونگا اور وه ایک الهي آزمایش هے جو آج هر مسلم قلب کا امتحان لیگي ' اور منٹوں اور لمحوں کے اندر فیصله کردیگي که کون هیں جنکے دلوں کي باگ انکے خداے حي و قیوم کے هاتهه میں هے ' اور کون هیں ' جنکے سر اصنام حکومت اور طاغیت هواء نفس کے آگے سربسجود هیں ؟

فمنهم من یومن به ' ومنهم من لایومن به ' وربك اعلم بالمفسدین . اصحاب المیمنه ' ما اصحاب المیمنه ؟

دو صفیں تمهارے سامنے هیں :

دهني طرف الله کي عبادت گاه اور اسکا حرم محترم هے - ان زخمیوں کي صفیں هیں ' جنکے زخموں سے بے گناهي کا خون بهه رها هے ' اور جنهوں نے مسجد الهي کي تکریم و تقدس میں اپنے ... کے شکوت راهکر ' اپنے ... کي ... هیں - پهر ... معدوم بچے هیں ' جنهوں نے ... بچے ... ... دورے میں بسر هوجاتي تهي ' ... لیے گلے ' ...

بعض اپنے خدا کے پاس پهنچ چکے هیں ' اور بعضوں کیلیے رحمت الهي کا آغوش منتظر هے

پهر اس مقدر اقدس و اعلی سے بالا تر ' وه خداے قدوس ابراهیم و محمد (علیهما السلام) اور اسکے دین قویم اور ملۂ مرحومه کي عزت و عظمت هے ' جس کو همیشه ظالموں نے بهلایا هے ' پر مظلوموں نے اسي کے دامن میں تسکین پالي هے - اور جس کو گو اُن لوگوں نے فراموش کردیا هو ' جنکو اپنے خوں ریز اسلحه و آلات کا غرور اور تاج و تخت حکومت کے نشۂ باطل سے سرگراني هو ' لیکن وه لوگ تو نهیں بهلا سکتے ' جنهوں نے تیره سو برس سے اسکي الهي نصرتوں کے معجزے دیکهے هیں ' اور اب بهي وه اس وقت کے منتظر هیں ' جبکه ظالم با وجود قوت کے هلاک هوگا ' اور مظلومي با وجود بے سروسامانی کے فتح یاب هوگي : و ان الظالمین بعضهم اولیاء بعض ' و الله ولی المتقین -

غرضکه ایک جانب تو الله ' اسکے رسول ' اور اسکے مومنوں کي عزت و عظمت دنیوي عجز و تذلل اور بے سروساماني و بیکسي کے اندر موجود هے : و ان العزة لله ' و لرسوله ' و للمومنین -

اور دوسري جانب دنیوي حکومت کا قهر و جبر ' دنیوي طاقتوں کا مجمع ' قانون وقت کا غلط مگر قاهرانه استعمال ' حاکم وقت کي نگاه گرم ' اُس کی ذریات کے مهیب و مخوف مناظر ' کفر کي ظاهر فریبي ' اور نفاق کي ولوله اندازي هے - دنیوي نام و نمود کي خواهش جو انسان کے پاؤں میں ڈالنے کے لیے شیطان کے پاس سب سے زیاده بوجهل زنجیر هے ' طیار هو رهي هے ' اور حرص و طمع کے ابلیس اپنے سار و سامان جهنمي کے ساتهه مصروف کار هیں !

یه دو راهیں هیں ' جو آج هر مسلمان کے سامنے کهول دي گئي هیں ' اور هدایت و ضلالت ' نور و ظلمت ' اور کفر و اسلام کي مقابل راهیں اسي طرح همیشه سے باز رهي هیں -

پس سب سے بڑي آزمایش هے ' جو آج در پیش هے ' اور سب سے بڑا فیصله کن امتحان هے ' جو کفر پرست و اسلام دوست صفوں کو الگ الگ کردینے کے لیے آج مستعد هے :

یوم تبیض وجوه و تسود وجوه ' فاما الذین اسودت وجوههم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون -	وه دن ' جبکه بعض لوگوں کے چهرے نور ایمان و فلاح سے چمک اٹهیں گے ' اور بعض کے سیاه پڑ جائیں گے - روسیاهوں سے کہا جائیگا که تم نے الله پر ایمان لا کر پهر کفر کا ساتهه دیا تها -
و اما الذین ابیضت وجوههم ' ففي رحمة الله ' هم فیها خالدون - (٣ : ٢١٢)	اب اسکي سزا میں اس عذاب کا مزه چکهو ا مگر جو لوگ سفید رو هونگے ' وه الله کي رحمت میں هونگے - اور یه رحمت دایمي اور همیشگي کی هوگي -

بہت سے لوگ هونگے جو آج اسلام اور اسکے پرستاروں کا با وجود ظاهري بے چارگي و بیکسي کے ساتهه دینگے ' اور اپنے دهني جانب کي صفوف ایمان و مومنین کي راه اختیار کرینگے - پر بہت سے ایسے بهي هونگے ' جنکے دلوں کي باگ خداے قدوس کي جگه شیطان لعین کے هاتهوں میں هوگي - وه انکو کهینچے گا ' یہاں تک که وه منهه کے بل اوندهے گرینگے ' اور دوسري جماعت کے آگے سر بسجود هونگے :

فاصحاب المیمنه ' ما اصحاب المیمنه ' و اصحاب المشئمه ' ما اصحاب المشئمه ' و السابقون السابقون ' اولئك المقربون ' في جنات النعیم ' ثلة من	پس ایک گروه تو دهنے هاتهه والوں کا هے ' اور دهنے هاتهه والوں کا کیا کہنا ! اور ایک بائیں جانب والوں کا هے اور بائیں هاتهه والوں کا کیا هي برا گروه هے ! پهر ان دونوں کے علاوه تیسرے گروه کے لوگ ' جو سب سے آگے هیں ' اور وه آگے هي رهنے کے مستحق بهي

مقالات

الاولین و قلیـــل مـــن الاخرین (۵٦ : ۱۳) ھیں ' کیونکہ یہ بارگاہ الہی کے مقرب ھیں' اور انکی جگہ جنت کی خوشیاں اور وھاں کی نعمتیں ھیں - پھر ان میں بھی بہت سے تو اگلوں میں ھونگے ' اور کچھہ پچھلوں میں سے -

السابقـــون السابقـــون ! !

آیۂ کریمۂ مندرجۂ صدر میں اللہ تعالی نے مختلف جماعتوں کو مختلف اسماء و صفات سے موسوم کیا ھے - پہلے " اصحاب المیمنہ " اور " اصحاب المشئمہ " کا ذکر کیا ھے ' پھر " سابقون السابقـــون " کی تعریف کی ھے ' اور اسکے بعد " ثلة من الاولین " اور " قلیل من الاخرین " ھیں -

میں دیکھہ رھا ھوں کہ حادثۂ خونین کانپور نے ان تمام جماعتوں کو دنیا کے سامنے کردیا ھے - میں " اصحاب المیمنہ " کو بھی دیکھہ رھا ھوں ' جنھوں نے اللہ کی حزب و جماعت کا ساتھہ دیا ھے :

الا ' ان حـــزب الـــلـــہ هـــم الغالبـــون اور میرے سامنے " اصحاب المشئمہ " کی صفوف لئام بھی موجود ھیں ' جنھوں نے اپنے قلوب و ایمان کو حزب الشیطان " کے حوالہ کر دیا ھے :

اولئك حزب الشیطان ' الا ' ان حزب الشیطان هم الخاسرون (۲۱:۵۹)

پھر اس جماعۂ مقدسۂ مومنین ' و عباد اللہ المخلصین ' و حزب اللہ الجلیل المتین ' یعنے " اصحاب المیمنہ " میں سے بھی اعلی و اقدس ' " السابقون السابقون " کی جماعت ھے جنھوں نے ایثار فی سبیل اللہ میں اوروں سے مسابقت کی اور جبکہ کچھہ لوگ اللہ کی طرف بڑھے ' تو انکے قدم سب سے آگے تھے - انھوں نے سب سے پہلے مظلومین کانپور کی اعانت و امداد کیلیے اپنے وقت و مال کا انفاق کیا - اسلیے ضرور ھے کہ سب سے پہلے رھی بخشش گاہ الہی سے اپنا اجر بھی حاصل کریں -

کچھہ عجب نہیں کہ اللہ تعالی اپنے فضل نصرت فرما سے گروہ گروہ جماعت ھاے انصار و معاونین کو کانپور بھیجدے ' اور اپنے بندوں کے دلوں کو اپنی عبادت گاہ کی راہ میں مجروح و شہید ھونے والوں کی مدد کیلیے کھولدے ' لیکن تاھم جو فضیلت و سعادت " السابقون السابقون " کو ملنے والی تھی ' وہ مل چکی ' اور جو بخشش دروازے پر پہلے پہنچنے والوں کیلیے ھوتی ھے ' وہ لینے والوں نے لیلی - اب اسمیں اور کسی کا حصہ نہیں ھو سکتا کہ :

اولئك المقربون - فی جنات النعیم - ثلة من الاولین وقلیل من الاخرین !

جزاک اللہ عن الاسلام و المسلمین

یا مظهـــر الحق !

یقیناً مسٹر مظہر الحق بیرسٹر اٹ لا (بانکی پور) کی خدمات جلیلۂ و عظیمہ " السابقون السابقون " میں داخل ھیں ' جنکے لیے اللہ تعالی نے اس عظیم و جلیل سبقت اور انفاق و ایثار فی سبیل اللـــہ کا شرف روز اول سے مخصوص کردیا تھا ' جو واقعۂ شہادت کانپور کے بعد بلا تامل کانپور پہنچ گئے ' اور جذبۂ خالصۂ لوجہ اللہ کے ساتھہ مظلومان ملت اور بیکسان امت کا مقدمہ اپنے ھاتھہ میں لے لیا - فی الحقیقت یہ تاریخ اسلام کے اُن واقعات ایثار و فدویت کا احیاء ھے ' جنکے نظائر کبھی گو ایک زمانے میں ھمارے ھاں قلت نہ تھی ' لیکن افسوس کہ آج انکا ھر طرف قحط ھے !

وثائق وحقائق

وقت است کہ وقت بر سر آید

(۲)

کشف ساق کا مفہوم اور اُس کے نتائج

پچھلی اشاعت میں قارئین کرام نے ملاحظہ فرمایا ھوگا کہ سورۂ نون والقلم کی مشہور آیت یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون (وہ دن آنے والا ھے جب کہ ساق کھلیگی اور لوگوں کو سر افگندگی کی دعوت دی جائے گی ' مگر اُس وقت اُن میں اتنی قدرت و استطاعت کہاں ؟) کی تفسیر میں راویان اخبار و آثار نے کیا کچھہ اختلافات کیے ھیں - چار مختلف فصول میں ان مباحث کا استقصا ھوچکا ھے کہ :

(۱) کشف ساق کے یہ معنے کہ قیامت میں فی الواقع خدا کی ساقیں کھل جائیں گی ' صحیح نہیں ' جن روایتوں سے اس مفہوم کو تقویت دی جاتی ھے علم اصول اُن کو خود قابل استناد نہیں سمجھتا -

(۲) ادبیات عرب میں عام قاعدہ ھے کہ الفاظ کچھہ اور ھوتے ھیں مگر محاورے میں اُن کے کچھہ اور ھی معنے لیے جاتے ھیں ' طریق تعبیر کی بیشتر حقیقتیں مجاز سے وابستہ ھیں جن کو لفظوں کے ساتھہ کچھہ ایسا زیادہ تعلق نہیں ھوتا -

(۳) ادبیات عرب میں کشف ساق کے معنے نہایت سخت خطرہ (امر شدید) نمودار ھونے کے ھیں -

(۴) کشف ساق سے اگر خدا ھی کی ساق کا نمودار ھونا مراد ھو جب بھی اس کے معنے تجسم نہ ھونگے ' کیوں کہ قرآن کریم ' نیز کلام جاھلیت جس میں قرآن اُترا ھے اور جو اُس کے انداز بیان کی نظیر ھے ' اس مدعا کی تائید سے خاموش ھیں ' یا یوں کہیے کہ اسلوب عربیت اِس قسم کے الفاظ کو اپنے اصلی معانی پر محمول نہیں کرتا - یہ چاروں موضوع استیعاب ذکر و استیفاے نظر کی حد میں آچکے ھیں ' لیکن مسألے کی اھمیت کا ھنوز یہی اقتضا ھے کہ " کچھہ اور چاھیے وسعت میرے بیاں کے لیے " تکمیل بیان کے لیے بقیۂ مباحث قابل ملاحظہ ھیں :

(۵)

قرآن کریم میں لفظ ساق تین مقام پر وارد ھے :

(الف) سورۂ نون والقلم میں جس پر بحث ھوچکی او ھنوز ھوگی -

وجوه يومئذ ناضرة ' الى ربها ناظرة ' ووجوه يومئذ باسرة تظن ان يفعل بها فاقرة ' كلا ' اذا بلغت التراقي ' وقيل من راق ؟ وظن انه الفراق ' والتفت الساق بالساق ' الى ربك يومئذ المساق ' (٧٥ : ١١ و ١٢)

اُس دن بہتوں کے مونھه تروتازه هونگے ' جو اپنے پروردگار کو دیکهه رهے هونگے ' اور بهتیرے مونهه اُس روز برے بن رهے هونگے ' اُن کو گمان هوگا که ایسی سختی اُن کے ساتهه هونے والي هے که اُن کي کمر توڑ دیگي ' خوب سمجهه لو که جب هنسلي تک جان آپهونچیگي ' اور لوگ چلا اُٹهینگے که کوئی جهاڑ نے والا هے ؟ یقین هو جالیگا که یه مفارقت کا وقت هے ' اُس وقت پنڈلي سے پنڈلي لپٹ جالیگي ' تو یاد رکهه که اُسي دن تجهے اپنے پروردگار کي طرف چلنا هوگا -

اس آیت میں التفت الساق بالساق (پنڈلي سے پنڈلي مل جالیگي) کي تفسیر کئي طریقوں پر کي گئي هے ' بیس حدیثیں اس مفهوم کي مروي هیں که التفاف ساق سے شدت امر مراد هے - ان میں دو خاص حدیثیں یه هیں :

قوله : والتفت الساق بالساق ' يقول : آخر يوم من الدنيا و اول يوم من الاخرة ' فتلتقي الشدة ' بالشدة ' الا من رحم الله (١)

آیت کے یه الفاظ که " پنڈلي سے پنڈلي مل جالیگي " اس میں خدا نے ارشاد فرمایا هے که وه دن دنیا کا سب سے پچهلا اور آخرت کا پهلا روز هوگا ' اُس روز سختي سے سختي بهڑ جالیگي ' هاں جس پر خدا رحم کرے وه البته اس سے محفوظ هوگا (١)

يقول : التفت الدنيا بالاخرة ' و ذلك شان الدنيا والاخرة ' الم تسمع انه يقول : الى ربك يومئذ المساق ؟ (٢)

اُس روز دنیا و آخرت میں تصادم هوگا ' اور دنیا و آخرت کا یهي حال بهي هے ' اس مطلب کي تائید میں کیا تم نے آیت کا یه جزو نهیں سنا که " وهي روز هوگا که تمهیں اپنے پروردگار کے حضور میں چلنا هوگا " ؟ (٢)

التفاف ساق کي دوسري تاویلیں بهي کي گئي هیں ' مگر ابن جریر کي نقاد نظر میں یه سب مجروح هیں ' لکهتے هیں :

اولى الاقوال في ذلك بالصحة عندي قول من قال : معني ذلك والتفت ساق الدنيا بساق الاخرة ' وذلك شدة كرب الموت بشدة هول المطلع ' والذي يدل على ان ذلك تاويله ' قوله : الى ربك يومئذ المساق ' والعرب تقول لكل امر اشتد : قد شمر عن ساقه ' وكشف عن ساقه ... عني بقوله التفت الساق بالساق : التصقت احدى الشدتين بالاخرى كما يقال للمراة اذا التصقت احدى فخذيها بالاخرى لفاء (١)

میرے نزدیک اس باب میں بهتر و صحیح قول اُن مفسرین کا هے جو آیت کے معنے یه بتاتے هیں که دنیا کي ساق آخرت کي ساق سے مل جالیگي ' مطلب یه هے که موت کي شدت و کرب هول مطلع کي شدت سے دوچار هوگي - اس مفهوم کي دلیل خود اسي آیت کا پچهلا جزو هے که " اُس دن تجهے اپنے پروردگار کي طرف چلنا هوگا " خطره جب بڑه جاتا هے ' اور بات سخت هوجاتي هے ' تو اهل عرب کهتے هیں " فلاں امر کي ساق سے دامن اُٹهه گیا " یا " اُس کي ساق کهل گئي "... آیت میں ایک ساق کے دوسري ساق سے مل جانے کے معنے یه هونگے که ایک سختي دوسري طرح کي شدت سے پیوست هوگئي ' جس طرح اُسي عورت کي ایک ران دوسري ران سے پیوسته هوگئي هو تو اُسے لفاء (باهم پیوسته هو جانے والي) کهتے هیں (١)

(ج) سورۂ نمل میں جهاں ملکۂ سبا کو خطاب کیا گیا هے :

قيل لها : ادخلي الصرح ' فلما راته حسبته لجة وكشفت عن ساقيها ' قال انه صرح ممرد من قوارير (٢٧ : ٣٦)

ملکۂ سبا سے کها گیا که محل کے اندر آؤ ' اُس نے محل کو دیکها تو پاني سمجهي ' اسي خیال سے اپني دونوں پنڈلیاں اُس نے کهول دیں ' سلیمان نے یه دیکهکر کها که یه تو شیش محل هے -

اس آیت میں کشف ساق کے معنے عام مفسرین نے پنڈلي کهولنے کے لیے هیں ' مگر امام رازي نے تبعاً دو تین باتیں اور بهي بیان کي هیں ' فرماتے هیں :

(١) انما فعل ذلك ليزيدها استعظاما لامره ...

(١) حضرت سلیمان نے شیش محل اس لیے بنوایا تها که ملکه سبا کي نظر میں اُن کی عظمت بڑه جاے ...

(٢) كان المقصود من الصرح تهويل المجلس و تعظيمه ....

(٢) تعمیر محل سے مجلس کو خوفناک و با عظمت دکهانا مقصود تها ......

(٣) حسبت ان سليمان عليه السلام يغرقها في اللجة (٢)

(٣) ملکۂ سبا سمجهي که حضرت سلیمان اُس کو پاني میں غرق کیا چاهتے هیں (٢)

یه تاویلیں اگر صحیح هیں تو ان کا ایک لازمي نتیجه یه هوگا که حضرت سلیمان (على نبينا و عليه الصلاة والسلام) نے ملکه سبا کو مرعوب کرنے اور اُس کے دل پر اپني هیبت و عظمت کا سکه بٹهانے کے لیے شیش محل تعمیر کرایا هوگا ' ملکۂ سبا اُسے دیکهه کر پاني سمجهي اور خیال کیا که سلیمان نے بد عهدي کي ' یهاں بلا کر تو مجهے غرق کیا چاهتے هیں ' اس خیال کے آتے هي ساق کهول دي ' یعني غیظ میں آگئي ' گهبرا اُٹهي ' ناراضي و ناخوشي بڑه گئي ' سخت هوگئي ' خطره پیدا هوگیا ' حضرت سلیمان نے یه کیفیت دیکهي تو فرمایا : یه پاني کا تموج نهیں هے ' شیش محل کا سراب هے ' ملکه یه سن کر پچهتالي ' اپني بدگماني سے پشیمان هوئي اور کها :

رب اني ظلمت نفسي ' واسلمت مع سليمان لله رب العالمين (٢٧ : ٣٧)

میرے پروردگار ! میں نے (یه بدگماني کرکے) اپني جان پر ظلم کیا ' اب میں سلیمان کے ساتهه هو کر رب العالمین کے لیے مسلمان هوئي -

یه مطلب اگر صحیح هے تو حضرت سلیمان پر یه اعتراض بهي وارد نهیں هو سکتا که اُنهوں نے کیوں ایسي ترکیب کي که ایک پرائي عورت اپني پنڈلیاں کهول دے اور وه اُسے دیکهیں ؟ جب ایراد هي رفع هوگیا تو جواب دینے کے لیے کسي تاویل کي کیا حاجت ؟

(٦)

گذشته مباحث سے معلوم هوتا هے که :

(الف) قرآن کریم نے پنڈلي کے معنے میں ساق کا لفظ کهیں بهي استعمال نهیں کیا هے -

(ب) قرآن کریم میں کوئي ایسا لفظ نهیں هے جس سے قطعي ثبوت مل سکے که يوم يكشف عن ساق (وه دن جب ساق کهلیگي) سے

[١] علي قال ثنا ابو صالح قال ثني معاوية عن علي عن ابن عباس قوله الخ

[٢] محمد بن سعد قال ثني ابى قال ثني ابى عن ابيه عن ابن عباس الخ

(١) ابن جریر - ج ٢٩ ص ١٠٧ -

(٢) تفسیر کبیر - ج ٥ - ص ٨٩

خدا کي ساق کا کهلنا مراد هے -

رهي بخاري کي مشهور حديث :

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : يكشف ربنا عن ساقه فيسجد له كل مومن ومومنة ، ويبقي من كان يسجد في الدنيا رياءً وسمعة فيذهب ليسجد فيعود ظهره طبقا واحدا (۱)

ابو سعيد خدري کهتے هيں که ميں نے رسول الله صلى الله عليه وسلم کو ارشاد فرماتے هوے سنا که : همارا پروردگار اپني ساق کهول ديگا ، جتنے مسلمان مرد عورتيں هونگي سب کي سب سجدے ميں گرپڑينگي ، صرف وه لوگ ره جائينگے جو دنيا ميں دکهانے اور سنانے کے ليۓ سجدے کيا کرتے تهے ، وه اُس وقت سجده کرنے چلينگے تو اُن کي پيٹهه ايک تخته هو جائيگي (۱)

تو قطع نظر ديگر مباحث کے جو توجيهه و تفسير قرآن کريم کي ايات کي کي جاتي هے ، ضرور هے که رهي اس حديث کي بهي کي جاے - نظام نيشاپوري کي اُس لطيف توجيه کو بهي پيش نظر رکهيے جس ميں وه لکهتے هيں :

معناه يوم يشتد الامر و يتفاقم ، ولا كشف ثمه ولاساق ، كما تقول للاقطع الشحيح : يده مغلولة ، ولايد ثمه ولاغل ، و انما هو مثل في البخل... .... و قال ابو سعيد الضرير: ساق الشي اصله الذي به قوامه ، كساق الشجر وساق الانسان ، فمعنى الاية : يوم تظهر حقائق الاشياء و اصولها (۲)

آيت کے معنے يه هيں که اُس دن صورت معامله نهايت سخت و شديد و دشوار هو جائيگي ، ورنه اصل ميں نه تو وهاں ساق کهلنے کا شائبه هے اور نه ساق هي هے که کهلي يا ڈهنکي رهي جاۓ ، مثلاً ايک بخيل کے ذکر کئے هوے هيں ، تم آتے کہوگے که " اس کے هات بندهے هوے هيں " حال آنکه نه وهاں هات هيں اور نه بندش هے ، بلکه در اصل يه ايک مثل هے جس سے اظهار بخل منظور هوتا هے .... ابو سعيد ضرير کهتے هيں : ساق شے وه هے جس سے کسي چيز کا قوام وابسته هو ، جيسے ساق درخت ، ساق انسان ، اس بنا پر آيت کے معني يه هونگے که اُس دن اشيا کي حقيقتيں اور اصليتيں ظاهر هونگي (۲)

(۷)

يه جو کچهه پيش آتا هے دنيا هي ميں پيش آئيگا ، قيامت سے ان واقعات کو تعلق نهيں هے ، قيامت تو وه دن هے که کسي کو کسي بات کي تکليف نه دي جائيگي -

نه رکوع هے ، نه سجود هے ، نه قعود هے ، نه قيام هے ،

ليکن يهاں ارشاد هوتا هے :

يوم يكشف عن ساق و يدعون الى السجود فلا يستطيعون

وه دن جب خطره بڑه جائيگا ، لوگ سجده و اطاعت و سر افگندگي کے ليے بلاۓ جائينگے مگر نه کرسکينگے -

پهر کيوں کر ممکن هے که قيامت کے دن ، جو احتساب اعمال کا روز هے ، عبادت کا حکم ديا جاۓ ، ابو مسلم اصبهاني لکهتے هيں :

لا ريب ان يوم القيامة ليس فيه تعبد و تكليف

بے شبهه قيامت کا دن عبادت کرنے کا دن نه هوگا ، اُس دن کسي بات کے

(۱) اخرجه البخاري من ابي سعيد قال سمعت الخ وهذا الحديث عند هم من طرق في الصحيحين وله الفاظ في بعضها طول ، وهو حديث مشهور و معروف ، وعلي كل حال فهولا يجوز بتجسم ذاته تعالى شانه عما يقولون ، والله في خلقه شئون ، والله يعلم وانتم لا تعلمون -

[۲] نيسا بوري ، ج ۲۹ ، ص ۲۳

فهو زمان العجز اواخر ايام دنياه فانه في وقت النزع نرى الناس يدعون الى الصلاة بالجماعة و هؤلاء لا يستطيعون الصلاة ، لانه الوقت الذي لا ينفع نفسا ايمانها

مانئے يا کسي کام کے کرنے پر کوئي مکلف نه هوگا ، وه عاجزي و ضعف کا وقت يا دنيا کا سب سے پچهلا اور نچلا حصه ايام هوگا ، ديکهو نزع روح کے وقت بهي نمازيوں کو نماز کے ليے پکارتے هيں ، جماعت کے ليے اذان ديتے هيں ، حي على الصلاة کي منادي سے اُن کو مسجد ميں بلاتے هيں ، مگر وه نماز نهيں ادا کر سکتے ، وه ايسا وقت هوتا هے که ايسے وقت ميں کسي شخص کے ليے خدا پر ايمان لانا بهي نفع نهيں دے سکتا -

(۸)

به پاياں آمد اين دفتر حکايت همچناں باقي ، کهنا يه تها که کشف ساق کي ذيل ميں قرآن کريم نے کن امور کي تعليم دي هے ؟ اور اُن کے خاص خاص نتايج کيا هيں ؟ اصل ميں تو يه " سودا " خواجه شيراز کے مخاطب کے اُس " خط سبز " سے بهي زياده طراوت افزاي نگاه هے جس کي نسبت نقطهٔ نظر نے " پاے ازيں دائره بيروں نه نهد تا باشد " کا فتوى ديا تها ، تاهم سلسله حقايق دراز سهي ، اس حلقے کي کڑياں کيوں کر ڈهيلي هوسکتي هيں که تقيدات الهيه کي بندش ميں ڈهيل دي جاسکے ، حقيقت کو " لقد وجدت مجال القول واسعة " کا جب خود اعتراف هے تو " فان وجدت لسانا قائلا فقل " کي معذرت کوش تعليق کيا معنے ؟ زبان گويا کا کام شرح صدر سے لے سکتے هيں ، الهامي دعنيوات نے بعض بعض خصائص هي کے تذکرے سے رفع ذکر ممکن هے ، ملاحظه هوں :

کشف ساق کے مافوق و ما بعد آيتوں ميں جن مهمات امور کي تعليم دي گئي هے ، اُن کے خاص خاص پهلو يه هيں :

(۱) مسلمانوں کے مذهبي جوش کو کفار کبهي اچهي نظر سے نهيں ديکهه سکتے ، وه اُن کو خبطي کهينگے ، مفتون کهينگے ، گمراه کهينگے ، شوريده سر کهينگے ، مگر کهنے دو ، اس پاک ترين جاذبهٔ غيرت سے هٹنا نه چاهيے ، اس حالت پر قائم رهنا چاهيے ، تم بهي ديکهه لوگے اور وه بهي ديکهه لينگے که خبط کس کو هے ؟ وه زمانه عن قريب آنے والا هے جب که اپنے خبط و شوريدگي کا اُنهيں خود اعتراف کرنا پڑيگا ، مسلمان اُن کے الزامات کے خوف سے مرعوب کيوں هوں ؟ اس کا علم تو خدا هي کو هے که راه راست پر کون هے ، اور گمراهي نے کسے گهير رکها هے ؟

(۲) کفار جو واقعات کو جهٹلاتے هيں ، حقيقت حال کو جهٹلاتے هيں ، اصليت کو چهپاتے هيں ، ماجراى وقوع کو غلط بتاتے هيں ، نقض امن کرتے هيں اور پهر اُس کو حفظ امن کا لباس پهناتے هيں ، قتل کرتے هيں اور اُسے جان بخشي دکهاتے هيں ، بات کچهه هوتي هے مگر اپني بات کي پچ ميں جمهور (پبلک) کو کچهه اور جتاتے هيں ، ايسے لوگوں کي اطاعت منع هے ، اُن کي فرماں برداري جرم هے ، گناه هے ، موجب عذاب هے ، اس علاقت کو توڑ دينا چاهئے ، اس اطاعت سے تبري فرض هے ، اس فرماں برداري پر نافرماني کو ترجيح هے ، اُن کي تو خواهش هے که مسلمان مداهنت کريں ، خوش آمد کريں ، رياکاري کريں ، منافقت کريں ، تو اُنهيں بهي اظهار نفاق کا موقع ملے ، مگر ظاهر هے که مسلمانوں کے ليے يه صورت کس قدر خطرناک هے ؟

(۳) کفار کے عهد و پيماں کا تمهيں بارها تجربه هوچکا هے ، وه آبرو باخته هيں ، عزت نفس وشرف ذات کا انهيں لحاظ تک نهيں ،

قسمیں کھاتے ھیں ' حلف اٹھاتے ھیں ' کہ یہ وعدہ استوار ھے ' اس میں دوام و استمرار ھے ' یہ عہد محکم ھے ' یہ قول و قرار قانونی حیثیت رکھتا ھے ' زبان سے سب کچھہ کہتے ھیں ' اور ھاتھہ سے کام لینے کے وقت ' کچھہ بھی یاد نہیں رکھتے ' ایسے لوگوں کے مطیع رھنا ذلت کی بات ھے ' اسلام اپنے فرزندوں کو ان کی اطاعت سے باز رھنے کی ھدایت کر رھا ھے ' روکتا ھے ' منع کرتا ھے کہ خبردار ! یہ قسمیں کھانے والے ذلیل النفس ھیں ' ان کے حلف پر نہ جانا ' یہ ادھر کی بات ادھر لگاتے ھیں ' قوم میں تفرقے پیدا کراتے ھیں ' منع خیر کے لیے نہایت مبالغے کے ساتھہ آمادہ رھتے ھیں ' حد سے بڑھجاتے ھیں ' تعدی ان کا شیوہ ھے ' تطاول ان کی عادت ھے ' سرکشی ان کی خو ھے ' پاس عزت نہ رکھنے ' ناموس کی نگاہ داشت ضروری نہ سمجھنے ' اور خاص خاص حالتوں میں رضامندی کے ساتھہ حرامکاری تک کو قانونا جائز قرار دینے کی وجہ سے ان کی تو اصل تک محفوظ نہیں ' یہ تو صریح بد اصل ھیں ' پھر ایسے لوگوں کی اطاعت کیوں کر پسندیدہ ھوسکتی ھے ؟ ان کو تو اپنے مال و اولاد کی فراوانی و کثرت ' یعنی فرط دولت و تکثیر آبادی کی وجہ سے اتنا گھمنڈ ھوگیا ھے کہ آیات قرآنی کو پرانے ڈھکوسلے کہنے لگے ھیں ' مصر کی ایک برگشتہ خرد و برافروختہ مزاج مسلمان لیڈی (پرنسس صالحہ) یورپ میں جاکر ایک روسی افسر سے شادی کرلیتی ھے ' اور اسے مختار عام قرار دے کر اپنی جایداد کے لیے دعوی دائر کراتی ھے ' مصر کی شرعی عدالت پچھلے مہینے میں اس دعوی کو خارج کردیتی ھے کہ مسلمان عورت نے احکام اسلام کی قید سے آزاد ھوکر جب ایک نا مسلمان سے شادی کرلی تو پھر مسلمان کہاں رھی ' اور اب اس کو جایداد کے مطالبے کا کیا حق رہ گیا ھے ؟ صحافت فرنگ اس فیصلے پر سختی سے نکتہ چینی کرتی ھے اور عام جرائد و مجلات یورپ کی گزشتہ اشاعتوں میں فریاد ھورھی ھے کہ " اس آئین و اصول کے عہد میں اسلام کے احکام پر کیوں عمل ھوتا ھے ؟ یہ احکام تو صریحاً پرانے ڈھکوسلے (اساطیر الاولین) ھیں " جب اس بے باک جماعت کو جناب الہی میں بھی گستاخی سے باک نہیں ' تو حیف ھے کہ بندگان الہی ایسے سرکشوں کے مطیع رھیں ' ان کی اطاعت سے فوراً کنارہ کش ھوجانا چاھیے ' یہ خوف بالکل بے محل ھے کہ مبادا نافرمانی کی صورت میں کیسی پڑے ؟ کیونکہ خدا ان سرکشوں پر عنقریب عذاب نازل کرنے والا ھے سنسمہ علی الخرطوم کی وعید آچکی ھے ' اور اب اس کے پورے ھونے میں بہت کم دیر رہ گئی ھے -

(۴) ارادہ تو کفار کا یہی ھے کہ باغ عالم (ممالک روے زمین) انھوں کے لیے مخصوص ھوجاے اور اس کے ثمرات سے ان کے علاوہ کوئی دوسری غریب قوم مستفید نہ ھونے پاے ' مگر ھنوز وہ خواب غفلت ھی میں رھینگے کہ ذرایع شان و شوکت میں تباھی آجائیگی ' عظمت و رفعت کا سارا ساز و سامان خاک میں مل جائیگا ' چلے تو ھیں کہ دنیا کو فتح کریں اور اقوام دنیا کو غلام بنا لیں ' مگر بجز محرومی قسمت کے اور کچھہ حاصل نہ ھوگا ' اس وقت تو خدا کو بھولے ھوے ھیں ' لیکن انجام کار جب تباھی نازل ھوگی تو وھی خدا یاد آئیگا جس کی اور جس کے دین کی تذلیل و تخریب میں وہ اس وقت سرگرم ھیں ' وہ ایسا نازک وقت ھوگا کہ ان ظالموں کو بھی اپنے جور و ستم کا اعتراف کرنا پڑیگا ' اپنی سرکشی پر پچھتائینگے ' ایک دوسرے کو الزام دینگے کہ ظلم نہ کیے ھوتے تو ملک و دولت سے کیوں محروم ھوتے ' اس محرومی کے عالم میں یہ امید ڈھارس بندھائے گی کہ ایک ملک گیا تو کیا ' شاید اس سے بہتر کوئی دوسرا ملک قبضے میں آجائے ' لیکن یہ وہ عذاب نہیں کہ اس سے نجات ممکن ھو ' اور کچھہ اسی پر موقوف نہیں ' اس کے بعد جو آخری عذاب آئیگا وہ اس سے بھی خوفناک ھوگا -

(۵) مسلمان کفار کے مقابلے میں ضرور کامیاب ھونگے ' مگر کامیابی کے لیے شرط یہ ھے کہ تقوی (شریفانہ کیرکٹر) سے موصوف ھوں ' چاھئے کو تو کفار اب بھی چاھتے ھیں کہ مسلمان مجرم ثابت ھوں اور ان کے ساتھہ مجرمانہ برتاؤ کیا جائے ' اس غرض کی تکمیل کے لیے انتہائی کوشش کرینگے اور سب کچھہ کر دیکھینگے ' مگر خدا ایسی ناپاک و نجس تدبیروں کو کامیاب نہ ھونے دیگا !

(۶) خطرہ ھر سمت سے بڑھ چلا ھے اور اب اس کے منتہاے امتداد کا وقت آیا ھی چاھتا ھے ' ظالموں کو اسلام کے روبرو اظہار تذلل و اطاعت کی دعوت دی جائیگی ' مگر وہ کچھہ ایسے بد حواس ھونگے کہ یہ بھی نہ کرسکینگے ' جی بھر کے آج اسلام کی توھین کرلیں مگر کل ھی سے ان کا تدریجی زوال اس طرح شروع ھوگا کہ بالفعل تو ان کو ڈھیل دی جارھی ھے ' لیکن آخر انھیں خبر بھی نہ ھوگی اور ان کی ھستی فنا ھوجائے گی ' خدا کی تدبیر بڑی پختہ و محکم ھے ' وہ یہ داؤ کھیل کرکے رھیگا -

(۷) تمھارے مسلمانوں کو کسی انعام کا طلبگار نہ ھونا چاھیے ' کسی احسان کا آرزومند نہ رھنا چاھیے ' مسلمانوں کی کوئی چیز ان کے قبضہ میں جاتی رھے تو اس کا معاوضہ ملنے کی امید نہ رکھنی چاھیے ' جہاں کوئی امید نہیں ' توقع نہیں ' مطالبہ نہیں ' وھاں تو کفار سرگرداں ھی رھتے ھیں ' جہاں ان چیزوں کا قدم آلیتا وھاں کیا ھوتا ھے !؟ مسلمان اگر کامیابی کے آرزومند ھیں تو حصول کامیابی کے وقت تک نہایت مستقل مزاج و ثابت قدم رھنا چاھیے ' حضرت یونس پیغمبر تھے ' بایں ھمہ استقلال میں کچھہ فرق آنا تھا کہ مصیبت میں پھنس گئے ' خدا کی رحمت شامل حال نہوتی تو نجات ھی ممکن نہ تھی ' اسی طرح مسلمان اگر مستقل مزاج نہ رھے تو ابتلا سے مفر نہیں ' اور اگر صبر و ثبات و استقلال پر متمسک رھے ' تو یاد رکھو ' ثبت قدم ھر ایک بلا سے محفوظ رھیگا ' اور انجام کار فاجتباہ و ھو من الصالحین کا بھی مصداق ٹھریگا ' واللہ ولی التوفیق -

---

الهلال کی ایجنسی

ھندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرھٹی ھفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ھیں تو اپنے شہر کے لیے ایک ایجنٹ بن جائیں -

مذاکرۂ علمیہ

عربي زبان اور علمي اصطلاحات

(مولانا السید سلیمان الزیدي)

تیس چالیس برس سے هندوستان میں جدید اصطلاحات علمیه کے وضع و تالیف کا مسأله در پیش ہے - انگریزي اصطلاحات جو زیاده تر لاطیني' یوناني' اور جرمن سے ماخوذ هیں' اُن کي شکل و صورت اور وضع و هیأت هندوستاني زبانوں سے اسي قدر متباین ہے ' جس قدر ایک انگریز ایک هندوستاني سے -

هندوستان میں هندو' اور مسلمان دو قومیں هیں ' دونوں کے پاس علوم و فنون و اصطلاحات کا قدیم ذخیرہ موجود ہے - لیکن بیسویں صدي کے بازار کیلیے جن سکوں کي ضرورت ہے ' وہ اونکے کیسے میں نہیں ' احداب کہتے هیں - چونکه انکے کیسوں میں یه سکے نہیں اسلیے انکے قدیم طرز کے دار الضرب میں یه سکے نہیں ڈهل سکتے ' هندو دوستوں نے تو اسکی تکذیب اسطرح کردي که جدید اصطلاحات کی ایک ڈکشنري ترتیب دیکر یه بتادیا که سنسکرت کے قدیم آلات ضرب بیکار نہیں ' لیکن کیا مسلمان بهی اسکی تکذیب کر سکتے هیں ؟ ایک جماعت کہتي ہے که نہیں -

کیا عجیب واقعه ہے که عربي زبان جو اسلام سے ۷۰ - ۸۰ برس بعد تک ایک بالکل جاهل اور مفلس زبان تهی ' جسمیں سامان تمدن کیلیے الفاظ نه تهے ' جسکے پاس کوئی علم و فن نه تها ' جسکے پاس اصطلاحات کا وجود تک نه تها ' جسمیں فلسفه و ریاضی کے دقیق مسائل کي برداشت کی قوت نه تهي ' چند مترجمین عرب و غیر عرب کي کوششوں نے وہ وسعت پیدا کردي که سینکڑوں علوم و فنون اوسکے ایک گوشه میں سماگئے ' منطق' فلسفه ' ریاضی اور طب کي هزاروں اصطلاحات جنکا عربی میں تخیل بهی نه تها ' دفعة اوسي عربي زبان میں اسطرح پیدا هوگئے که حقیقة گویا وہ اسیکے لئے بنے تهے - اس بنا پر سوال یه ہے که وہ زبان جسکے پاس کچهه نه تها ' اور سب کچهه هوگیا ' اب جب اسکے پاس بہت کچهه ہے کچهه اور کیوں نہیں هوسکتا ؟

اسوقت عربی زبان کے ذخیرۂ اصطلاحات کي فراوانی کا اندازہ اس سے هوگا ' که دو ضخیم جلدوں میں' جنکے صفحات کي تعداد تقریباً چار پانچ هزار هوگی ' احمد تهانوي نے کشاف اصطلاحات الفنون کے نام سے عربي زبان کي اصطلاحات علمیه کو جمع کیا ہے' اسکے علاوہ خوارزمي اور جرجاني وغیرہ کے مختصر رسائل اسی موضوع پر هیں -

ایک دوسري حیثیت سے عربی زبان کي وسعت اصطلاحات پر نظر ڈالو - قراءت' تفسیر' حدیث' اصول فقه' فقه' تصوف' کلام' صرف' نحو' معانی و بیان' بدیع' عروض و قافیه' منطق' طبیعیات' الهیات' هیأت' اقلیدس' فنون ریاضیات مختصره' مثلا علم الاکر' علم المرایا علم مثلثات' اسطرلاب وغیرہ' حساب' هندسه' کیمیا' جغرافیه' طب مع فروع کثیرہ' ان کے علاوہ اور بہت سے علوم و فنون عربي زبان میں موجود هیں' هر علم وفن اپنے ساتهه سیکڑوں هزاروں اصطلاحات رکهتا ہے اور یه تمام اصطلاحات اوس زبان کے خزانه کي مملوکات هیں جو آج غریب کہي جاتي ہے !!

ایک اور بات بهی پیش نظر رکهنی چاهیے - عربي زبان میں علوم عقلیه کا کثیر حصه غیر زبانوں سے منقول هوکر آیا ' جنمیں زیاده تر یوناني ' سریاني ' قبطي ' فارسي' سنسکرت' زبانیں هیں ' چاهیے تها که ان زبانوں کے الفاظ مصطلحه عربي زبان میں بهر جائیں' لیکن طب کے سوا هم کہیں انکا نام ونشان بهي نہیں پاتے ' علم هیات عربي زبان میں سنسکرت سے آیا' لیکن هزاروں اصطلاحات فلکیه میں سے سنسکرت کي صرف دو اصطلاحیں عربي زبان میں آئي هیں: " ج " اور " جیب " - پہلے کی اصل " اُوچ " اور دوسرے کي " جیوا " فلسفه بفروعها یوناني سے آیا ' لیکن علوم و فنون فلسفیه کی تقریبا ۵ پانچ چهه هزار اصطلاحات علمیه میں غیر عربي اصطلاحات جو یوناني هیں حسب ذیل هیں:

	اصطلاح	اصل یوناني	تشریح
(۱)	اثیر	ایتهر	ایتهر
(۲)	اسطرلاب	استرولیبان	اصطرلاب
(۳)	اسطقس	استائي کي اس	عنصر
(۴)	اقلیدس	ارکلیدس	اقلیدس
(۵)	اقلیم	کلیما	اقلیم (جغرافیه)
(۶)	اکسیر	کسیرون	اکسیر (کیمیا)
(۸)	انبیق	انبیکس	قرع وانبیق (الکیمیا)
(۸)	جغرافیا	جیوگریفیا	علم جغرافیه
(۹)	شعری	سورئس	ستارہ شعری (فلک)
(۱۰)	سفسطه	سافسٹیز	فلسفۂ مغالطه
(۱۱)	سفین	سفن	فانه (جر ثقیل)
(۱۲)	فلسفه	فیلاسفیا	فلسفه
(۱۳)	فیلسوف	فیلاسفس	فلاسفر
(۱۴)	فنطاسیا	فنٹسیا	حس مشترک
(۱۵)	جنس	جینس	جنس
(۱۶)	کیمیا	کمیا	کیمستري
(۱۷)	کورہ	کورا	پرگنه (جغرافیه)
(۱۸)	مجسطي	میگسٹی	نام کتاب (هیئت)
(۱۹)	مخل	موخلوس	آلۂ جر ثقیل
(۲۰)	منجنیق	میگنیکن	علم آلات
(۲۱)	هیولیٰ	هولا	ماده

طب ' جسمیں اصطلاحات سے زیاده اسماے امراض و ادویه کي حاجت تهي' تمام علوم عربیه میں سب سے زیاده غیر عربی الفاظ کي محتاج تهي' اسي لیے هم طب کے اندر گو اصطلاحات میں کم لیکن امراض و ادویه کے ناموں میں کسي قدر زیاده غیر عربي الفاظ پاتے هیں ' لیکن پهر بهی اور دوسرے قیاس ایسي زبان میں جسمیں طب کا وجود تک نه تها' اتنے الفاظ آئے بهي تو بہت کم آئے' ان الفاظ

كي تفصيل چونكه يہاں موجب تطويل هے اسليے هم صرف بيان اعداد پر اكتفا كرتے هيں :

نام زبان	اسماے امراض	اسماے ادويه	اصطلاحات طبيه
سنسكرت	۰	۱۲	۰
سرياني	۵	۳	۴
يوناني	۱۰	٦٦	۸
فارسي	۲	۴۳	۰

كيا يه قابل حيرت امر نہيں ؟ كه سيكڑوں بيماريوں كے ناموں ميں عربي زبان كو صرف سترہ اشارہ ' اور هزاروں دواوں كے ناموں ميں صرف ۱۲۴ غير عربي الفاظ كي احتياج هولي ؟ كيا اس سے عربي زبان كي وضع اصطلاحات علميه ميں غير معمولي وسعت ثابت نہيں هوتي ؟

خود عربي زبان سے جب يورپ كي زبانوں ميں علوم و فنون كے ترجمے هوگے ' تو سيكڑوں عربي اصطلاحات اور نام يورپ كي زبانوں ميں پهيل گئيے ' عهدے ' تجارت ' اور جهاز راني كے متعلق جو الفاظ هيں ان سے قطع نظر كركے حسب ذيل الفاظ علميه جو اس وقت مستحضر هيں پيش كي جاتي هيں :

۱ ـــ هيأت

آخرالنهر	Accarnar	برج حمل كا ايك ستارہ
اصطرلاب	Astrolabe	ايك آلۂ هيأت
الدبران	Aldebrann	برج ثور كا ايك ستارہ
راس الغول	Aighol	ايك ستارہ
الرجل	Regel	ايك ستارہ
السمت	Azimuth	ايك نقطۂ فلكي
العضادہ	Alidade	ايك جزء آلۂ اصطرلاب
العنكبوت	Alankabuth	" "
المناخ	Almanac	تقويم ' جنتري
النسرالطائر	Althair	ايك ستارہ
النسرالواقع	Wega	ايك ستارہ

۲ ـــ كيميا

الاكسير	Elixir	اكسير
الانبيق	Alambec	ايك آله معروف به قرع انبيق
بورق	Borax	ايك نمك كيمياوي
القلي	Alcali	"
الكحول	Alcohol	الكهل
الكيميا	Alchemy	كميسٹري

۳ ـــ حساب

الجبر والمقابله	Algebre	جبر و مقابله
الخوارزمي	Algorism	حساب كي ايك قسم ' منسوب به خوارزمي
الصفر	Chiffre	صفر

۴ ـــ طب

جلاب	Juleps	جلاب
شراب	Serup	شربت
شربه	Serbet	شربت
عرق	Arrack	عرق

ان مثالوں سے يه ظاهر هوگا كه عربي زبان جسطرح اور زبانوں سے اصطلاحات قرض لے سكتي هے ' اسي طرح اوروں كو قرض دے بهي سكتي هے -

اسلام كي گذشته تاريخ هميشه مستقبل كيليے چراغ راه رهي هے - همكو اسپر غور كرنا چاهيے كه گذشته دور وضع اصطلاحات ميں كيونكر يه مشكل طے هوسكي ؟ اور كيونكر عربي زبان اسقدر جلد ضرورت ' مختصر اور مناسب اصطلاحات پيدا كرسكي ؟

(۱) مترجمين ' خواہ وہ عرب هوں يا غير عرب ' ايسے متعين كيے جاتے تهے ' جو زبان مترجم عنه كے علاوہ خود عربي زبان سے كامل واقفيت ركهتے تهے - يعقوب كندي خود عرب تها ' ابن مقفع گو فارسي تها مگر اتنا بڑا بلند پايه اديب تها كه اسكي عربي تصنيفات آج تك عربي علم ادب كا گراں بها سرمايه شمار كي جاتي هيں - سالم جو بنوأميه كے دربار كا ايك مترجم تها ' نهايت بليغ و فصيح اللسان تها - بلاذري جو تيسري صدي كے اواخر ميں فارسي كا مترجم تها ' اسكي عربي تصنيفات ادب كا بهترين نمونه هيں - حنين جو مترجمين بغداد كا سرخيل تها ايك طرف تو اسكندريه ميں هومر كے كلام پر سر دهنتا تها اور دوسري طرف بصرہ آكر خليل بصري سے سيبويه كے پهلو به پهلو عربيت كے نكتے حل كرتا تها ' قسطا بن لوقا ايك دوسرا مترجم ايك طرف تو يوناني النسل تها ' دوسري طرف بچپن سے شام كا پرورش يافته تها ' جسكي وجه سے عربي زبان اوسكي زبان ثاني هوگئي تهي

(۲) يوحنا بن بطريق ' ابن ناعمه حمصي ' اور اسحاق وغيرہ جو عربي زبان سے كامل واقفيت نہيں ركهتے تهے ' اونكے اكثر تراجم كو كندي ' ثابت بن قرة ' حنين ' اور فارابي وغيرہ تصحيح كرتے تهے ' اور اسطرح كانٹ چهانٹ كر ' حك و اصلاح كے بعد ' ايك مناسب ترجمه رواج پاتا تها - چنانچه مجسطي كا ' جو علم هيأت كي مشهور كتاب هے ' عربي زبان ميں تين چار بار ترجمه هوا اور ترجمه كي اصلاح هولي

(۳) بعض مترجم ايسے هوتے تهے جو صرف لفظي ترجمه كرديتے تهے ' اور دوسرے اهل زبان اوسكي عبارات و مصطلحات كي تهذيب و انتخاب كرتے تهے -

(۴) غير زبان كي اصطلاحات كے مقابله ميں اگر عربي ميں عمدہ لفظ هاتهه نه آيا ' تو خواه مخواه اوسكي تلاش و جستجو ميں وقت ضائع نہيں كيا گيا ' بلكه اوسوقت بعينه وهي لفظ عربي ميں ركهديا گيا ' بعد كو اگر وهي لفظ صيقل پاكر خوبصورت و متناسب هوگيا تو باقي رهگيا ورنه متروك هوگيا اور دوسرا لفظ اوسكي جگه پر پيدا هوگيا - "جنس" كے ليے عربي ميں كولي لفظ نه تها - يهي لفظ عربي ميں ركهديا گيا ' اور پهر يه اسطرح عربي ميں كهپ گيا كه چوتهي صدي ميں يهه يوناني لفظ ايك خاص عربي لفظ بن گيا تها - تجانس و مجانسه اوسكے مشتقات جاري هوگئے ' اور خود متنبي كو كهنا پڑا :

من ابن جانس هذا الشادن العربا ؟

آج كتنے اشخاص هيں جو يهه بهي نه جانتے هونگے كه " جنس " عربي كا لفظ نہيں - " ميڈر " كيليے جسكو فارسي ميں " مايه " كهتے هيں ' عربي ميں كولي لفظ نه تها ' اوسكے ليے يوناني لفظ هيولي ركهديا گيا ' جو آج تك مستعمل هے ' " ايساغوجي " " قاطيغورياس " اور " انالوطيقا " وغيرہ بعض الفاظ اسي طرح ركهديے گئے تهے ' ليكن ' انكي جگهه " كليات خمس " " مقولات عشر " اور " برهان " نے ليكر انكو بالكل بهلا ديا -

بعض علوم و فنون كے نام جنكے مقابل عربي نام اس وقت نه مل سكے ' بعينه عربي ميں منتقل كر ليے گئے ' ليكن تهوڑے هي دنوں ميں اونكے ليے پهر عربي نام پيدا هوگاے اور اب پہلے يوناني ناموں كو كولي جانتا بهي نہيں ' مثلا :

اثولوجیا	Theology	الہیات
ارثما طیقا	Arithmetic	حساب
ریطوریقا	Rhtorics	خطابت
بوطیقا	Poetic	شعر
اسطرانومیا	Astronomy	ہیأت

لیکن حسب ذیل نام :

سوفسطیقا	Sophism	مغالطہ
موسیقا	Music	علم الاصوات والنغم
کیمیا	Chemistry	علم التحلیل والتعقید
جغرافیا	Geography	علم تقویم البلدان

بصورت سفسطہ ' موسیقی ' کیمیا ' اور جغرافیہ ' جو عربی ناموں سے مختصرا ور چہوٹے ہیں ' اب تک مستعمل ہیں -

امور سابقۃ الذکر سے حسب ذیل نتائج مستنبط ہوتے ہیں :

(۱) مترجم ایسے ہونے چاہئیں جو علوم قدیمہ و جدیدہ دونوں سے باخبر ہوں ' اور انگریزی دانی کے ساتھہ عربی زبان سے بھی واقف ہوں -

(۲) اگر ایسے مترجم سر دست قوم میں موجود نہوں تو دو ایسے اشخاص کو مل کر کام کرنا چاہیے جن میں سے ایک علوم جدیدہ اور دوسرا السنہ و علوم قدیمہ کا ماہر ہو -

(۳) اگر یہ بھی ممکن نہو تو ترجمہ کے بعد اصطلاحات کی موزونی ' طریقۂ ادا کی تسہیل ' اور دوسری ضرورتوں کے لیے ' ایک مجلس یا چند اشخاص معتبر کی نظر سے ترجمہ کو گذرنا چاہیے -

افسوس ہوا جب میں نے دیکھا کہ میو کالج اجمیر کے ایک مسلمان پروفیسر نے پولیٹکل اکانومی پر ایک رسالہ لکھا ' زبان اس قدر ناقص ' اصطلاحات اس قدر ناموزوں ' اور طریقۂ ادا اس قدر ژولیدہ تھا ' کہ رسالہ عالم علمی میں بالکل روشناس نہوسکا - قابل غور ہے کہ اوس وقت جب ہندوستان میں انگریزی زبان عام نہ تھی ' اور علوم جدیدہ سے لوگوں کو توحش تھا ' یعنے ابتداے عہد انگریزی میں علامہ تفضل حسین خاں لکھنوی مصنف رسائل ریاضیات جدیدہ ' غلام حسین خان جونپوری صاحب جامع بہادر خانی ' مولوی کرامت علی جونپوری (کلکتہ) مولوی محمد حسین لکھنوی لندنی ' شمس الامراء بہادر حیدر آباد صاحب سالۂ شمسیہ وغیرہ نے علوم جدیدہ پر جو کتابیں لکھی تھیں اور جو اصطلاحات قرار دیے ' گو علوم و مسائل اب بہت زیادہ بڑہ گئے ہیں ' پہر بھی وہ اب تک ہمارے جدید مترجمین کے لیے نمونہ ہیں -

(۴) اگر بعض عربی و فارسی اصطلاحیں بہم نہ پہونچ سکیں تو خود اصل اصطلاحوں کو اردو میں لکھدینا چاہیے - آیندہ عربی کی طرح یا تو ان اصطلاحات کا قائم مقام پیدا ہو جائیگا ' یا تراش کر وہی لفظ ایک خوشنما اور مناسب شکل اختیار کر لیگا ' آخر اردو میں اکسیجن ' نیٹروجن ' ہائیڈروجن ' کیمسٹری ' ایوولیوشن ' اکانمی ' وغیرہ بہت سی علمی اصطلاحیں رائج ہوگئی ہیں اور لوگ ان کو اب بے تکلف سمجھتے ہیں ' نطرون (یعنی نیٹروجن) کا لفظ ہم نے آٹھویں صدی ہجری کے لٹریچر (آثار البلاد قزوینی میں) دیکھا ہے ' کوئی ضرورت نہیں کہ کوشش کی جاے کہ نیٹروجن کی بجاے ' جواب پہیل چکا ہے ' نطرون استعمال کیا جاے ' جو عربی مین مستعمل ہے -

مسئلۂ وضع اصطلاحات میں سب سے پہلے علوم کا نمبر آتا ہے ' ہمارے دوست مسٹر عبد الماجد چاہتے ہیں جیسا کہ عند المکالمہ ظاہر ہوا ' کہ علوم کیلئے ایسے نام وضع کیے جائیں جن سے صفات اور فاعل بآسانی و با ختصار بن سکیں ' جس طرح یوروپین زبانوں میں بنتے ہیں ' نیز شکل فاعلی و وصفی میں امتیاز ممکن ہو ' مثلاً کیمسٹری ایک علم کا نام ہے ' ماہر فن کیمسٹری کو کیمسٹ (Chemist) کہینگے ' اور کیمسٹری کی کسی چیز کو کیمیکل (Chemical) ' یہ نہایت آسان طریقہ ادا ہے ' اردو میں بصورت صیغۂ واحد کیمیائی کہہ سکتے ہیں ' لیکن صورت فاعلی و وصفی میں کوئی امتیاز نہیں ' اکثر علوم کے نام میں اس سے زیادہ یہ مشکل پیش آتی ہے ' مثلاً علم الجمال ' علم النفس ' علم الاخلاق ' کہ یہاں کیمیائی کی ترکیب بھی جائز نہیں -

لیکن اولاً ہم کہتے ہیں کہ یہ خصوصیات زبان ہیں ' جنکی اصلاح نہیں ہو سکتی ' ثانیاً اگر ہم اختصار خواہ اور سہولیت طلب ہیں تو ہمکو جمالی و نفسی اور اخلاقی کہنا چاہیے ' وصف اور فاعل کا فرق طریقۂ استعمال اور سیاق وسباق عبارت سے ظاہر ہوگا ' مثلاً " ایک اخلاقی کی یہ راے تھی " یہاں صیغہ فاعلی سمجھا جاتا ہے - " یہ ایک اخلاقی مسئلہ ہے " یہاں وصف ہونا ظاہر ہے ' خوشنمائی اور نا خوشنمائی کا سوال نہ کیا جاے کہ کثرت استعمال وتکرر سماع ' خود غازۂ روے نازیبا ہے -

علوم کے نام میں اسماے مرکبہ سے گھبرانا نہ چاہیے ' خود یونانی اور جرمن علوم کے نام عموماً مرکب ہیں اور کثرت استعمال سے واحد معلوم ہوتے ہیں ' مثلاً فزیا - لوجی ' جیو - گریفی ' تہیا - لوجی وغیرہ

ہم یقین دلانا چاہتے ہیں کہ منطق ' طبیعیات ' الہیات اور ریاضیات میں ' اور خصوصاً ریاضیات میں بہت کم الفاظ کی تلاش کی ضرورت ہوگی ' غالباً جن لوگوں نے جامع بہادر خانی تالیف غلام حسین اور علم الفلک عملی تالیف کرنل فانڈیک امریکی وغیرہ دیکھی ہے وہ اسکی تصدیق کرینگے ' منطق کے فصول جدیدہ کیلیے بھی الفاظ موجود ہیں ' طبعیات اور الہیات کا بھی یہی حال ہے ' اصل دقت ان علوم میں ہے جو بالکل نئے ہیں ' پس کیوں نہ ابتدا انہیں علوم اول الذکر سے کی جاے ؟

بہر حال اب کام شروع ہونا چاہیے - آیندہ نمبر میں ہم علوم کے نام سے ابتدا کرتے ہیں ' ہم سے زیادہ جو احباب اس منصب کے مستحق ہیں انکو دعوت ہے کہ اس بنیاد پر عمارت بلند کریں -

فذکر ! ان نفعت الذکری ؟

حادثۂ کانپور کے متعلق قاہرہ (مصر) مین بھی ایک جلسہ ہوا ' جس کے متعدد مصادقات میں سے بعض یہ ہیں :

(۱) یورپ کی جانب سے کعبۂ شریفہ کی نسبت جو خطرہ ہے شہادت مسجد کانپور نے اس کو تازہ کر دیا ہے -

(۲) حاجیوں کی روانگی کا اجارہ ایک انگریزی جہاز راں کمپنی کو دینا ایک سیاسی حکمت ہے ' اور اس سے شبہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کارروائی یورپ کی آرزوی دیرینہ ' منع حج و انعقاد بین المسلمین کا پیش خیمہ تو نہیں ہے ؟

(۳) انگریزوں نے ہندوستان کو مسلمانوں سے لیا ہے ' اب اس موقع پر اسلامی معابد کی تخریب و انہدام ہندوستان کی ہزار سالہ اسلامی عزت کا انہدام ہے -

(۴) ہندوستان کے جو لیڈر اس موقع پر خاموش ہیں ' اور اب بھی حکومت کی درباداری و مجاملت میں سرگرم رہتے ہیں ' انہیں بائیکاٹ کر دینا چاہیے اور کسی مسلمان کو آیندہ ان سے کوئی تعلق نہ رکھنا چاہیے -

بريد فرنگ

مظـــالم بلقـــان

جنگ تقريباً ختم هوگئي ' مگر سلسلۂ مظالم کا هنوز خاتمہ نہيں هوا - ايم - رايڈتهه ڈرهم نے سقوطري سے نير ايسٹ کو ايک مراسلہ بهيجا هے ' جو يکم اگست سنہ ۱۹۱۳ع کي اشاعت ميں چهپا هے ' اس ميں لکهتے هيں :

" مجهے يہ معلوم کرکے سخت تکليف هوئي کہ ميرے متعلق يہ خبر اڑائي گئي هے کہ ميں يہاں صرف ماليسوري کيتهولک عيسائيوں کو مدد دے رها هوں - ميں يہ کہنے کے ليے خوش هوں کہ مسٹر ارچين نے اسکي تکذيب کي هے - ميں آپ سے اس امر کے بيان کرنے کي اجازت چاهتا هوں کہ سرويوں اور جبليوں (مانٹي نيگرين) دونوں نے يہ فيصلہ کرليا هے کہ " جب زمين ايک بار هماري هوجائيگي تو پهر مسلمانوں کا سوال باقي نہيں رهيگا " (جيسا کہ ميں نے جبليوں کو خاص طور سے باربار اس فيصلہ کا اعلان کرتے سنا هے) اس فيصلہ پر عمل درآمد کے ليے نہايت وحشيانہ طور پر ايسي کارروائي شروع کردي هے ' جس کي وجہ سے مسلمان آبادي کا يہاں رهنا غير ممکن هو جائے -

وہ صرف يهي نہيں کرتے کہ تمام گاؤں کو جلاديتے هيں بلکہ گهروں کي ديواروں کو ڈهاکے پتهروں کا ايک ڈهير لگا ديتے هيں - وہ لباس ميں سے ايک کپڑا بهي نہيں چهوڑتے ' لوٹ کے مال کے بوجهہ سے خميدہ کمر جبلي عورتيں جوق در جوق پاڈگورٹزا آرهي هيں -

ايک يوروپين فدا کار (والنٹير) نے ' جس نے واقعات خود کو لٹتے اپني آنکهوں سے ديکها تها ' نہايت تلخي سے بيان کيا کہ " ايک جبلي عورت ايک قميص چرانے کے ليے سو کيلوميٹر زمين طے کرکے آئيگي ! " -

يہ لوگ بالکل بے رحم هيں - جب ميں نے ايک عورت سے ' جو چند بچوں کے کپڑے لوٹ کے لائي تهي ' کہا : " بچے سردي کے مارے مرجائينگے " تو اس نے جواب ديا : " خدا نے چاها تو ايسا هي هوگا ' يہ مسلمان هيں - ان کا مرنا هي اچها "

جبل اسود نے يورپ سے بآواز بلند فرياد کي کہ اسکو پهيلنے کے ليے سقوطري کے قرب و جوار ميں زرخيز ميدان درکار هيں ۔ جب يہ اعتراض کيا گيا کہ " يہ زمينيں بڑي حد تک مسلمان دهقانوں کي پرائيوٹ ملکيت هيں " تو هميشہ يہ جواب ملا کہ " ان کو چهوڑنا پڑيگا ' ان کو ايشيا جانے دو "

ان بد قسمتوں کے کهنڈروں کے محاصرے کے ليے ان کے زيتون اور ميوے کے درخت کاٹ ڈالے گئے ' گراديے گئے - بہت سے مواقع پر جڑوں ميں آگ لگادي گئي کہ پهر دوبارہ نہ اگنے پائيں - غرض گهاس ' غلہ ' تنباکو ' سب لوٹا گيا - مويشي ليليے گئے ' باغ اجاڑ ديے گئے اور جو کچهہ بچا اسميں آگ لگا دي گئي -

جب سے کہ ميں يہاں يکم اپريل کو آيا هوں ' جس قدر سرمايہ مجهے انجمن اعانۂ مقدونيہ نے ديا تها يا ميں خود جمع کرسکا تها ' اس کو تقسيم کرتا هوا ' گهوڑے پر ايک ويران ايسے هوے مقام سے دوسرے اور دوسرے سے تيسرے مقام پر جاتا رها هوں ' اس سرمايہ کے علاوہ وہ کپڑے کي گٹهرياں بهي تهيں جو ميرے بعض انگريز دوستوں نے يا برطانوي صليب احمر کے بعض ارکان نے دي تهيں ' مگر ميں برابر مزيد تاراج شدہ آباديوں کو ديکهتا اور ان کے حالات سنتا رها ميرا سرمايہ تقريباً ختم هوگيا هے - اس ضلع ميں برطانوي صليب احمر کي طرف سے اطلاع ابهي نہيں بهيجي گئي هے - پہاڑي نہايت قابل رحم حالت ميں نيم برهنہ اور نيم فاقہ زدہ ' سروي فوج کے پس قدم پر روزانہ چلے آرهے هيں ان ميں نصف بالکل کيتهولک هيں - سب نے يکساں تکليف اٹهائي هے - وہ اپنے فاقہ کش اور خان و مان برباد خاندانوں کے ليے مدد مانگتے هيں ' ميں مجبوراً ان سے کہتا هوں کہ وہ اپنے همسايوں سے کہديں کہ اب نہ آئيں ' کيونکہ سرمايہ ختم هوگيا هے ! -

ان کے علاوہ مجهے جبلي (مانٹي نيگرين) سرحد کے اندر ۲ - سو گهروں کے ليے ' جو بالکل جلا ديے گيے هيں ' ضروري اپيل کرنا هے - يہ تمام مسلمان هيں - سقوطري کے مشرق ميں کيتهولک گهروں کي ايک تعداد هے جس کو جبليوں نے بالکل تاراج کرڈالا هے - ليکن جو گهر صرف لوٹے گئے اور جلائے نہيں گئے ' ان کو ميں مجبوراً مدد دينے سے انکار کرديتا هوں ' گو ان کي حالت بهي سخت قابل رحم هوتي هے - جن مظلوموں کي ميں نے مدد کي هے انميں سے تين ربع مسلمان تهے -.........................

ان واقعات پر مجهے اس اضافہ کرنے کا اور بهي افسوس هے کہ جبل اسود ميں پاڈگورٹزا کے گورنر نے سرحد کے ان مسلمانوں کو جن کے گهر جبليوں نے جلائے تهے ' غذا وغيرہ پهنچانے سے روکا .... گوسينجي کے تمام مهاجرين بيان کرتے هيں کہ وهاں مسلمانوں کو بجبر ارتهوڈکس بنانے کا سلسلہ جاري هے - ترغيب کے ذرايع ' تازيانے اور بالآخر موت کي دهمکي هے - مسلمان بچوں کو ان کے والدين کي مرضي يا اجازت کے بغير گرجوں ميں اصطباغ دے ديا گيا هے .... "

بلغاريا کے خونخوار جرگے

جب تک مسلمانوں پر مظالم هوتے رهے يورپ کے کسي اخبار نويس کو ان پر رحم نہ آيا ' ليکن ستم پيشہ بلقانيوں نے جب خود اپنے هم مذهب نصرانيوں پر مشق جفا شروع کي تو دنيائي صحافت (يوروپين پريس) ميں واويلا مچ گيا - نير ايسٹ بلغاريوں کي نسبت لکهتا هے :

" اس امر کي شهادت نہايت قوي هے کہ بلغاري بڑي بےرحمي سے عورتوں ' مردوں ' اور بچوں کو ذبح کررهے هيں ' اپني واپسي ميں جس شهر يا گاؤں سے گذرتے هيں اس کو خاک سياہ کرديتے هيں - جو کچهہ هم بيان سنتے هيں اگر اس کا ايک عشر بهي صحيح هے تو وہ دوسري قوموں پر حکومت کرنے کے ليے موزوں نہيں ' وہ اپنے حدود کے اندر جس قدر جلد هٹا ديے جائيں اسي قدر بہتر هے - اب تک انهوں نے نہايت ناراضي کے ساتهہ ان تمام حرکات سے انکار کيا هے ' اور ان کا الزام سرکاري طور پر ان خانہ بدوش جرگوں پر ڈالا گيا هے جو (اسي طرح کے يوناني جرگوں کے ساتهہ مل کے) مقدونيا کے حق ميں زمانۂ دراز سے ايک عذاب بن رهے هيں - مگر يہ ايک کهلا هوا راز هے ' کہ حکام نے ان جرگوں کو غير بلغاريوں کے قلع و قمع کے ليے استعمال کيا ' گو سرکاري طور پر اس سے انکار کيا گيا هے -

اگر شاہ فرڈيننڈ اپنے مقدونيہ و تهريس کے دورے ميں ' جس کو تين يا چار مهينے هوے ' ان خونخوار جرگوں سے مختلف مواقع پر علانيہ معانقہ اور بوسوں کے بدلے ' ان ميں سے چند مشهور بدمعاشوں کو پهانسي ديديتے (جيسا کہ حال ميں ترکوں نے دوبارہ قبضہ تهريس کے بعد چند باشي بزوقوں کے ساتهہ کيا) تو يہ انکار ايک حد تک تسليم کيا جا سکتا تها - ....

هيڈ کوارٹر سے ايک تار اس مضمون کا شائع هوا هے کہ ڈاکسيڈو نامي ايک مقام کي ۳۰ هزار آبادي ميں سے ۲۵ هزار نہايت وحشيانہ طريق سے ذبح کرديے گيے هيں - شاہ قسطنطين نے قوالا کے قونصلوں کو عين موقع پر بلايا هے تا کہ وہ خود آکے اس کي تصديق کريں "

مراسلات

ایشیائي ترکي میں کیا حصہ ملیگا ؟

لندن ٹائمز کا خاص نامہ نگار یکم اگست سنہ ۱۹۱۳ع کي اشاعت میں لکھتا ہے :

" استمپا آف تورن کہتا ہے کہ اجتماع کیل (Kiel) کے نتیجہ کے متعلق ابھي تک کوئي سرکاري مراسلت نہیں شائع ہوئي ہے ' لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ کس موضوع نے دو بادشاہوں اور اُن کے وزیروں کو مشغول کر رکھا ہے ؟

جو مسئلہ زیر بحث ہو سکتا ہے وہ صرف ایک ' اور ہمارے آجکل کے ڈپلومیٹک مسائل میں سب سے اہم ہے ' یعني کیا اطالیا کو تحالف ثلاثي میں اپني ایشیائي پالیسي کے لیے کوئي بنیاد ملیگي ' یا اس مدعا کے لیے اس کو کہیں اور دیکھنا چاہئیے ؟

ملوک و وزراء کے علاوہ اور کوئي نہیں کہہ سکتا کہ کیانقشۂ عمل طے ہوا ہے اور تکمیل کے کیا احتمالات ہیں ؟ اس اجتماع کے متعلق ناعاقبت اندیش اشخاص ہم کو اس امید کی اجازت دیتے ہیں کہ اتحاد جرمني و اطالیا بحر ادریاٹک میں ہماري جگہ متعین کرنے کے بعد ہم کو میڈیٹرینین یا لیوانت کي طرف بڑھالیگا اور اگر مجمع الجزائر پر نہیں تو کسي مضبوط زمین پر تو ضرور ہمارے قدم جما دیگا - نیز اطالیا جرمني کے ساتھہ ملکر ترکي کے تصفیہ کو ایک بعید ترین مستقبل کے لیے ملتوي کر دیگي - یہ اخبار مستند ہے اور عموماً اس کے خیالات قابل لحاظ ہوتے ہیں -

اسلام کي خدمت

ادرنہ پر ترک قابض نہ رہنے پائیں

یکم اگست کي اشاعت میں نیر ایسٹ لکھتا ہے :

قسطنطنیہ میں دول کي طرف سے ملاقاتوں کي ضرورت ہوسکتي ہے - (یہ ملاقاتیں ہوچکیں اور ناکام رہیں) لیکن ان ملاقاتوں کي تعبیر دباؤ ڈالنے سے نہیں کي جاسکتي ' بلکہ یہ ایک ایسي مداخلت ہوگي جسکا مقصد عثماني شاہنشاہي کو انجمن اتحاد و ترقي کي خود کشي کي سیاست سے بچانا ہوگا - حلفاء بلقان آپس میں صلح کرنے سے پہلے اس سرحد کي ضمانت کي ضرورت کو محسوس کر رہے ہیں جو ان کو معاہدہ لندن کي رو سے ملي ہے - اگر موجودہ عثماني وزارت نہیں سمجھہ سکتي کہ اس ضمانت کے کیا معني ہیں ' تو پھر دخل ضروري ہو جائیگا ' دول یورپ کو جنہوں نے عثماني شاہنشاہي کے استحکام کي تائید کا اقرار کیا ہے لازم ہے کہ حکمرانوں کو غلطي سے محفوظ رکھنے کے لیے سنجیدہ عملي تدابیر اختیار کریں ... ...

اگر ادرنہ پر دوبارہ قبضہ اپنے دشمنوں پر ترکي فوج کي برتري سے انجام پذیر ہوا ہوتا تو تخلیہ کا سوال نہ تھا ' لیکن اس میں اگر کوئي برتري ہے تو وہ انور بے کي ارزان فتح سے زیادہ نہیں ' اسي (ادرنہ) پر ترکوں کے قابض ہو جانے سے سواد قسطنطنیہ ریاستہاے بلقان کے قبضہ کے خطرہ میں پڑسکتا ہے ' لہذا اس وقت برطانیہ اسلام کي روسے اچھا کر رہي ہے اگر وہ باب عالي سے ایک ایسا سوال کرتي ہے جو مسلمانان ہندوستان نہیں کر سکتے " وہ سوال کیا ہوگا ؟ یہي کہ باب عالي ادرنہ کو خالي کردے ' کیونکہ ظاہر ہے کہ یہ ایک عظیم الشان اسلامي خدمت ہے !!

فتنۂ شام

(جناب محمد فضل امین صاحب)

عہد قدیم کے استبداد نے بے خبري و غفلت کے زیر سایہ دولت عثمانیہ کو ہر حیثیت سے مجموعۂ ضعف و کمزوري بنادیا ' فرنگي مشنوں کو مدت دراز سے ملک شام و فلسطین میں اپني ریشہ دوانیوں کا موقعہ مل گیا ہے - جب سر جون ہیوٹ نے مصلحت ملکی کے لحاظ سے ٹوم براون سکول ڈیز کو جو الہ آباد کے میٹریکولیشن کے نصاب تعلیم میں شامل تھی ' درس سے خارج کرنا چاہا تو انہوں نے کہا تھا کہ " جب ایک اسکاٹ ماہر فن تعلیم نے الہآباد کالج کي لائبریري میں اس کتاب کا نسخہ دیکھا تو اُسنے نہایت تعجب سے کہا کہ : ایسي کتاب اور دارالفنون ہندوستان کي لائبریري میں !! " مگر قسطنطنیہ اور بیروت میں جتنے امریکي و فرنگي مدارس ہیں انکے کتب خانے دنیا بھر کے بغاوت افریں لٹریچر کا مخزن بنے ہوے ہیں - ان مشن کالجوں کے تعلیم یافتہ عرب جو مذہباً عیسائي ہیں ہمیشہ سے اسلامی سیادت کي مخالفت کرتے چلے آئے ہیں اور ان میں سے اکثر لوگ امریکہ میں جا اباد ہوے ہیں -

سنہ ۱۳ ہجری میں ' جب مسلمانوں کي لڑائي اہل فارس سے ہورہي تھي ' تو عیسائي قبائل عرب بھي مسلمانوں کے ساتھہ ہو کر عربي عصبیت کیلیے اہل فارس سے لڑے تھے ' مگر آج فرانس و امریکہ کے مکاتب و مدارس نے ان عربوں کو بھي بے حمیت بنا دیا ہے -

گذشتہ واقعات نے بتادیا ہے کہ اقوام اسلام کي فلاح و بقاء ' خواہ وہ عرب ہوں یا عجم ' دولت عثمانیہ کے ساتھہ وابستہ ہے ' اسلیے مسلمان عربوں کا فرض ہے کہ حفظ دین و اعتصام بحبل اللہ المتین کو واجب سمجھہ کر فتنہ کو دبالیں ' والفتنۃ اشد من القتل

فان النار بالعودین تذکی
وان الحرب اولها کلام

جب مسلمان یہ دیکھتے ہیں کہ عربونکا تعلیم یافتہ گروہ دولت عثمانیہ کا بدخواہ ہے ' تو ان کو نہایت صدمہ ہوتا ہے ' اور وہ اپنے بے گناہ عرب بھائیوں سے مایوسي بلکہ نفرت کا اظہار کرتے ہیں ' مگر حقیقت یہ ہے کہ اس طعن و تشنیع کے مستحق عرب نہیں بلکہ عیسائي ہیں -

خدا کے فضل سے اب اہل عرب کي انکھیں کہلتي جاتي ہیں ' انہوں نے اطالیہ اور فرانس کے انسانیت سوز مظالم کا منظر ساحل افریقہ پر خوب دیکھا ہے - وہ انشاء اللہ ان سبز باغوں کو دیکھہ کر کبھی نہیں للچا سکتے ' جو دشمنان ملت اکثر انکو دکھایا کرتے ہیں -

ترکي میں عربوں کي ترقی کے لیے ہر طرف راہیں کشادہ ہیں ' ہم دولت عثمانیہ کي تعریف نہیں کرتے کہ حکومت اور سیاست کے

دروازے اسنے سب کے لیے کھول رکھے ہیں، کیوں کہ اگر وہ ایسا نہ کرتی تو وہ اسلام کی خلاف ورزی کی مرتکب ہوتی، ہمارے مذہب نے ترک، عرب اور عجم، سب کے جنسی و قومی و نسلی تفرقے مٹا دیے ہیں -

ہم نہایت حیرت سے سنتے ہیں کہ عیسائی عرب سے جو ہمیشہ سے شورہ پشت چلے آئے ہیں، آج ہمارے عثمانی بھائیوں سے سنہ ۶۵۶ھ کے خروج تاتار اور تباہی بغداد کا بدلہ لینے اٹھے ہیں لیکن در اصل :

تم سے بیجا ہے مجھے اپنے تباہی کا گلہ
اسمیں کچھ شائبۂ خوبی تقدیر بھی تھا -

ترک اپنی رعایاے شام سے پوچھ سکتے ہیں کہ آج تک اسلام کی پشت پناہ کونسی قوم بنی؟ صلیبی خطرات سے اسلام کیلیے کون سات سو برس سے اپنے فرزندوں کی قربانی کرتا رہا؟ صلیبی جنگوں کا سماں ابھی ہمیں بھولا نہیں، اور اب بھی دیکھ لو، طرابلس میں اگر جانباز انور بے، عزیز بے، اور نشأت بے نہوتے، تو درندہ خو نصرانیوں کے ہاتھوں اسلام کا افریقہ میں خاتمہ تھا؟ بلقان کے ستم پیشہ عیسائیوں نے صلیبی دشمنی و عداوت کا علم بلند کیا تو انہوں نے کیا کچھ بے حرمتی ہمارے متبرک مقامات کی نہ کی؟ اور روسیوں نے کس کس طرح ہمارے بے گناہ علما اور اشراف و سادات کو تہ تیغ نہ کیا؟ مشہد مقدس کی دیواریں اب تک انکی ستم گری پر نالاں ہیں -

اسی بلقانی سیلاب کو اگر عثمانی نہ روکتے، تو کیا ضمانت تھی کہ وہ دل دہلا دینے والے ارادوں کا پیش خیمہ نہوتا -

ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ خلافت موروثی شی ہے، پھر بھی اگر آج تم چاہو کہ جو محبت دنیاے اسلام کو ہفت صد سالہ روایات، عثمانی قربانیوں، اور مجاہدات فی سبیل اللہ کی بنا پر عثمانیوں سے ہے، وہ محو ہوجاے، تو یہ خیال محال ہے - ہاں ہم یہ مانتے ہیں کہ کمزوریوں سے عثمانی بری نہیں، مگر اصلاح کا فرض ہم پر بھی اسی قدر واجب ہے جسقدر کہ اعیان و اکابر ترک پر ہے -

کہتے ہیں ترقی کی نشو و نما اسلام کے اصولوں پر نہیں بلکہ والٹیر (Voltaire) کانٹ (Cont) اور ڈکارٹ (Dersats) کی انقلاب افریں تحریروں پر ہوی ہے، مگر کاش اے ملت فروشو! تمہیں بسمارک (Bismarck) کی وہ نصیحت یاد ہوتی جو اسنے جرمن ریچستاگ (ایوان شوریٰ) میں کی تھی کہ :

"تم انگریزوں کی کورانہ تقلید کو کہیں مفید نہ پاؤگے، پروشیا کے نظم و نسق سیاست کی بنیاد انگریزوں سے بالکل مختلف ہے"

قومی و مذہبی روایات سے اگر تم بیگانہ تھے، اور یورپ کی تقلید ہی میں تمہیں معراج نصیب ہوتی تھی، تو کاش اس یوروپین مدبر اعظم کی نصیحت ہی سے تمہیں غیرت آتی اور تم بھی یہ کہسکتے کہ :

"مسلمانو! انگریزوں کی کورانہ تقلید کو تم کہیں بھی مفید نہ پاؤ گے، اسلام کی بناے سیاست انگلستان کے ایوان پالیٹکس سے مختلف اور بالکل مختلف ہے"

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے۔

مطالبۂ حق پر اصرار

(جناب رحیم قدوائی)

" دنیا کی قومیں اپنے ہی بل پر ترقی کرتی ہیں - اگر اُن کی آزادی چھین لیجاے تو وہ صرف اپنی ہی کوششوں اور سرگرمیوں سے اس نعمت کو واپس لے سکتی ہیں - کوئی قوم دنیا میں محفوظ نہیں رہ سکتی، جبتک کہ وہ اپنی ذات سے طاقتور نہ ہو - جو قومیں اپنی ترقی کی حفاظت میں غیروںکی محتاج ہیں، اُنکی زندگی نہایت خطرناک ہے، اور وہ کبھی ترقی اور کامیابی کی بلندی پر نہیں پہونچ سکتیں "-

یہ وہ عظیم الشان فقرہ ہے جو (مصر) کے نامور محب وطن اور ریفارمر (مصطفے کامل پاشا مرحوم) کی زبان سے نکلا تھا، اور جس نے مصر کی سوتی ہوئی مخلوق کو چونکا دیا تھا - یہ وہ زبردست الفاظ ہیں جن کی تصدیق خود کلام پاک کرتا ہے -

اس مسئلہ پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ آیا ہمکو بذات خود متحرک ہونا چاہیے یا اپنے تمام اقتصادی، سیاسی، اور مذہبی معاملات کا بوجھ گورنمنٹ کے سر صرف اس امید و توقع پر ڈال دینا چاہیے کہ وہ ہماری وفا داری کے صلے میں ہم سے خود ہی اچھا برتاؤ کرے گی؟

وہ کوتاہ بین اور سطحی نظر رکھنے والے حضرات جن کا یہ خیال ہے کہ گورنمنٹ ہماری بیجا خوشامد اور غلط چاپلوسی سے ہم پر اپنے الطاف و عنایات کی بارش کرے گی اور جو صرف اسی پالسی کو اپنا منتہاے خیال بنائیے ہوئے ہیں، شاید انہوں نے ایک بہت بڑے مدبر کے اس قول کو نہیں سنا کہ "جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ انگریز بے ایمانوں، نمک حراموں کو پسند کرتے ہیں، اور اُن کو عزت و محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں، وہ سخت دھوکے میں ہیں - یہ سچ ہے کہ اُن لوگوں سے جو اپنی قوم سے نمک حرامی کرتے اور اپنی ملت کی خدمت سے منہ چراتے ہیں، اپنا کام نکال لیتے ہیں، مگر وہ اُن کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں " - ایسے قوم فروشوں کے مضبوط پنجے سے اب وہ وقت آگیا ہے کہ قوم کو رہائی مل جائے - جو اپنے تمام دین و دنیا کی امیدوں کو ایک فرضی خوشامد کی صورت میں تبدیل کیے ہوے ہیں - اُن سے ہمکو صاف الفاظ میں کہدینا چاہیے کہ: بس! ہم آپ کے پر فریب تھپکیوں سے بہت زمانے تک سوتے رہے، اب آپ خود ہوشیار ہوجائیں کہ ہم جاگنے والے ہیں، اب ہم صرف خوشامد ہی پر قناعت نہ کرینگے، بلکہ اپنی عزت قائم رکھنے کیلیے کچھ عملی کارروائی بھی کرنا چاہتے ہیں - زمانہ اب صرف باتیں بنانے ہی سے موافق نہیں ہوسکتا بلکہ کام کرنے سے - آپکی خوشامد اور چاپلوسی کا نتیجہ آپ کی آنکھوںکے سامنے ہے، آپ بہ بانگ دہل چلا چلا کر یہ فرماتے ہی رہے کہ "دیکھیے دیکھیے ہم وفادار ہیں - ہمارے فلاں وفلاں بھائیوں پر ظلم ہو رہا ہے، اسکو اپنی ڈپلومیسی کی مشینیری سے روکیے، ورنہ ہمارا دل دکھیگا - ہمنے کبھی اپنی ہمسایہ قوموں سے میل نہیں بڑھایا، مذہبات میں انکے مخالف رہے، آپ کی ہاں میں ہاں صرف اسلیے ملاتے رہے کہ ہم سے آپ خوش رہیں، اب ہم پر فلاں ظلم ہو رہا ہے. اُس کا جلد انتظام کیجیے" مگر افسوس کہ

مثال بجنسہ اُس مسافر کی طرح ہے جو ریل کے سامنے سے جانے پر ایک عجیب بے بسی کے انداز سے منہہ بناکر رہجاتا ' اور جو صرف اپنی ذراسی غفلت کی وجہ سے اس حالت کو پہنچا -

خدا کرے کانپور کا قابل نفرت حادثہ اب بھی مسلمانوں کے لیے تازیانہ عبرت ہو - وہ اب بھی خبر دار ہو جائیں ' اور اپنے حقوق کی حفاظت بجاے غیروں کے سپرد کرنیکے خود اپنے ہاتھہ میں لے لیں - وہ وقت ہے کہ جب تک ہندوستان کے تمام مسلمان ہم آواز ہوکر پورے زور اور اصرار کے ساتھہ کوئی بات نہ کہینگے انکی یاداشت اور درخواست پر کان نہ دھرا جائیگا - بابو سرندر ناتھہ بنرجی نے ایک مرتبہ کہا تھا -

" ہم کو ہم آہنگ ہوکر صاف صاف بلا غلط فہمی پیدا کیے ہوے بولنا چاہیے - اُس وقت ہماری آواز سے کوئی چشم پوشی نہیں کرسکتا - وہی وقت ہوگا کہ ہم انگلینڈ سے اصرار کرسکیں ' اور انگریزوں کے سامنے اپنے حقوق پیش کرسکیں ' بلکہ اگر ضرورت ہو تو خود ملک معظم کی خدمت میں عرض کرسکینگے "

مصطفی کامل پاشا مرحوم کا مقولہ تھا : " حاکم کا برتاؤ محکوم کے ساتھہ ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ محکوم کا حال ہو - جب حکم راں لوگ اپنے محکوم جماعت کو دیکھتے ہیں کہ وہ براے نام زندہ ہے' مگر حقیقت میں مردہ ہے' اور زبانوں سے جو کچھہ کہتے ہیں اُس کا یقین اُن کے دل میں نہیں ہوتا ' اپنے حقوق کا مطالبہ وہ حق داروں کی طرح نہیں بلکہ دریوزہ گروں اور گداؤں کی طرح کرتے ہیں تو حکمران مغرور ہو جاتے ہیں اور اپنے محکوم لوگوں کو جانور سمجھکر اُن سے جانوروں ہی کی طرح برتاؤ کرتے ہیں "

پس اگر ہم آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو صرف اسی طرح سے ہماری زندگی ممکن ہے کہ ہم اپنے حقوق کی حفاظت خود اپنے ہاتھہ میں لے لیں - خائن اور قوم فروشوں کی بات نہ سنیں ' اپنے حقوق کا مطالبہ بہت استقلال اور مردانگی سے کریں - اور کبھی حق گوئی سے منہ نہ موڑیں - یہہ خوب اچھی طرح سے سمجھہ لیجیے کہ اگر آپ استقلال اور اصرار کے ساتھہ اپنے حق کو مانگتے' اور اُس پر قائم رہے ' تو گورنمنٹ کبھی آپکی اس زبردست قومی آواز سے چشم پوشی نہیں کرسکتی - لیکن اگر آپ شروع ہی میں فرضی خطرات کے خیال سے گھبرا اُٹھے تو بے بسی کی موت یا بے غیرتی کی ذلیل زندگی کو آنکھوں کے سامنے ہر وقت رکھیے - قوم یا ملک کی خدمت میں سب سے پہلے ایثار نفس کی ضرورت ہے -

دررہ منزل لیلی کہ خطرہاست بجاں
شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشی

غبطہ الناظر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر عسقلانی - خدا بخش خاں کے کتبخانے کے ایک نایاب قلمی نسخہ سے چھاپی گئی - کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ قیمت صرف ۸ - آنہ علاوہ محصول ڈاک - صرف ۵۰ کاپیاں رھگئی ہیں - کا پتہ - سپرنٹنڈنٹ - بیکر ہوسٹل ڈاکخانہ دھرمتلہ - کلکتہ -

نفثات مصدور

(جناب غلام حیدر خاں صاحب)

(۱) مسلمانوں کے اداے فریضہ حج کی راہ میں مسیحی دنیا کی اندرونی تدبیروں سے' جو نئے نئے قاعدے' چیچک کا ٹیکہ ' قرنطینے' واپسی کا ٹکٹ ' اور اسی قسم کی اور بہت سی رکاوٹیں سد راہ ہوتی جاتی ہیں کہ مسلمان اس عظیم الشان رکن کے ادا کرنے سے ہمت ہاردیں - کیا یہ سب کچھہ عثمانی سلطنت کے منشا سے ہورہا ہے ؟ اگر ایسا ہی ہے تو ان مشکلات کو عثمانی سلطنت سے دور کرانا آپ کا فرض ہے - اور اگر ایسا نہیں تو دول کا کیا حق ہے کہ حیلہ و مکر سے ہم کو ایک اہم مذہبی فرض کے لیے ایک اسلامی ملک میں جانے سے روک دے ؟

ہمارا تو ایمان ہے کہ حج کے ارادہ سے راہ میں جان دے دینے سے بھی ہمارا فرض ادا ہو جاتا ہے ' پھر اس حالت میں جو کچھہ ہو رہا ہے کمبخت منافق وفدوں کے ذاتی اغراض و رسوخ کی خاطر ہو رہا ہے جو قوم کو قعر مذلت میں گرانا چاہتے ہیں - مسلمانوں کی دینی حالت نہ معلوم کیسی پست ہوگئی ہے کہ اغیار کے عیب بھی صواب نظر آتے ہیں -

چند روز ہوے ایک مسلمان حضرت نے فرمایا کہ " مجھے ایام حج میں خوب تجربہ ہوچکا ہے کہ عرب کے بدوی حاجیوں کو بہت سی تکلیفیں پہنچاتے ہیں مگر جہاں فرنگیوں کا انتظام ہے وہاں ہر طرح کی آسایش ہے (حاجی صاحب کو کیا معلوم کہ قرنطینوں میں ایک ایک پیسے کے عوض اُنکے کئی روپے خرچ ہوتے ہیں) عرب جیسے تمام اسلامی ممالک پر اگر فرنگیوں ہی کا عمل دخل ہو جائے تو تمام تکلیفات رفع ہو جائیں ' اور بدوؤں سے بھی نجات مل جائے "

مجھے حاجی صاحب کے اس خیال سے سخت ملال ہوا کہ یا الہی ہم مسلمانوں کی کیا حالت ہے - رات کو اس رنج کی حالت میں القا ہوا کہ گویا وحدت الہی مجھسے خطاب کرکے کہہ رہی ہے کہ : کیسے مسلمان ہیں ؟ ڈھائی سو روپیہ حج کے لیے پلے باندھے اور چلے خدا پر احسان کرنے ! خدا تمہارے روپیوں کا بھوکا نہیں' اگر وہ چاہتا تو اپنے گھر کو دنیا میں ایسے اعلی مقام میں جگہہ دیتا جہاں بجز باغوں اور بہشتوں کے کچھہ نہ ہوتا ' وہاں بجاے بدوؤں کے ملائکہ ہی نظر آتے -

مگر وہ تو صرف تمہارے دلوں اور تمہاری محبتوں کا اندازہ کرتا ہے کہ اوس کی راہ میں تم کہانتک اپنی عزیز جانیں خطرے میں ڈالکر اوسکے گھر کی زیارت کے عزم میں ثابت قدم رہتے ہو - جو اوسکے بندے ہیں اونکو تو توپوں کے دہانوں میں بھی بہشت ہی نظر آتی ہے' وہ اگر چاہے تو اپنے بندوں کو ایک طرفۃ العین میں اپنے حرم کی سیر کرادے " میں بیدار ہوا تو میرے بدن پر ایک لرزے کی سی حالت طاری تھی -

(۲) میں نے یہ خبر پڑھی تھی کہ سرحدی اقوام ہوتی مردان وکوہاٹ کے علاقہ کے پانچ پانچ سو آدمیوں کے جرگوں نے اپنے اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنروں کی خدمت میں اس مضمون کی درخواست کی تھی کہ " ہم میں اور گورنمنٹ انگریزی میں عہد و پیمان ہے کہ جو ہمارے دوست وہ اُس کے دوست اور جو اوس کے دشمن وہ ہمارے دشمن ' اب چونکہ ظالم بلقانیوں نے ہمارے مسلمان بھائیوں پر طرح طرح کے مظالم کیے ہیں' زن و بچہ ' بیمار و ضعیف' ناتوان و ناچار سب کو تہ تیغ کر رہے ہیں اور

تاریخ حیات اسلامیہ

کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(از جناب ملک حسین بخش صاحب مرضع اروپ تحصیل ضلع گوجرانوالہ)

جناب مکرم - میرا بیٹا صلاح الدین بعمر ۳ - سال' دو ماہ سے سخت بیمار ہے' ۳ - روپیہ صدقہ ارسال کیا جاتا ہے' اسکو چندہ ترکش ریلیف فنڈ میں شامل فرمالیں -

(از جناب اهلیہ شیخ فیض بخش صاحب قصبہ اترولي - ضلع علیگڈہ)

مکرمي - تسلیم - میرے طرفسے مبلغ ایک روپیہ مہاجرین ٹرکی کے خدمت میں بھیج کر مشکور فرمالیں' اور عزیزي برخورداري سعیدي بیگم کے طرف سے ۸ - آنے جو اوسنے جمع کیے تھے اور بھیجتي ہے روانہ فرمادیجیے - جو پاکٹ خرچ برخورداري کو ملتا ہے' اوسمیں سے اوسنے واقعی اصلي نیت سے جمع لیے ہیں - والسلام -

---

[بقیۂ مضمون صفحہ ۱۷ کا]

خلافت اسلامیہ کہ محافظ حرمین شریفین ہے' سخت خطرے میں ہے' اس لیے سرکار کو لازم ہے کہ ہمارے خلیفہ کي امداد کرے اور اگر سرکار کسي وجہ سے معذور ہے تو ہم کو راستہ کي اجازت ہوجائے کیونکہ ایسي حالت میں ہم لوگوں پر گھر میں بیٹھے ہي بیٹھے جہاد فرض ہوگیا ہے" جواب میں اونکو اطلاع دي گئي کہ "اب صلح کي کوششیں ہورہي ہیں اور بصورت عدم صلح مناسب صلاح دیجائے گي"

لیکن چونکہ ہنوز جنگ کا قطعي خاتمہ نہیں ہوا ہے اور بقول لندن ٹائمز اندیشہ ہے کہ شاید پہلي جنگ سے بھي زیادہ ہولناک معرکہ چھڑ جائے - لہذا جو اصحاب اس دیني فرض کے لیے اپني عزیز جانوں کو راہ خدا میں قربان کرنے کو طیار ہوں' میں اگرچہ غریب آدمي ہوں لیکن مبلغ ایک سو روپیہ ایسے ایسے پانچ فدائیان اسلام کے لیے بطور زادراہ جناب کے پاس جمع کرادونگا جو اپني درخواستیں معتبر خوانین کي تصدیق سے جناب کي خدمت میں ارسال کرینگے - اگر ایسي تحریک جاري ہوجائے اور ہر ایک فدائي کے لیے قسطنطنیہ تک پہونچنے کا کافي زادراہ بہم پہونچ جائے تو یہ ایک بہت بڑا کام ہوگا -

(۳) حکام کا اپنے حکم پر اصرار اور ہمارے لیڈروں کي ایماني کمزوریوں سے جو کچھہ مسجد کانپور کا حشر ہوا وہ ظاہر ہے' اور جو آیندہ معابد کا حال ہونے والا ہے وہ بھي ظاہر ہے - آخر والي دولت خدا داد افغانستان بھي تو مسلمانوں کے درست درجہ کے خلیفۃ المسلمین ہیں اور ہماري گورنمنٹ کے ہمسایہ اور دوست بھي ہیں' کیا مناسب نہیں کہ اس مسالہ میں اُن سے رجوع کیا جائے ؟

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(۱۱ ز)

از جانب انجمن اسلام (راؤترا پور ضلع کٹک) .
(بہ تفصیل ذیل)

	روپیہ	آنہ	پائي
جناب شیخ منصور صاحب سکریٹري انجمن مذکور	۱	۲	۰
جناب شیخ غلام غوث صاحب (راؤترا پور)	۱	۰	۰
جناب مرزا محمد یوسف ,,	۱	۰	۰
جناب مرزا معصوم بیگ ,,	۱	۰	۰
جناب شیخ کماني محمد صاحب ,,	۱	۰	۰
جناب منشي تراب خاں صاحب ,,	۱	۰	۰
جناب منشي یقین محمد صاحب ,,	۱	۰	۰
دیگر باشندگان (راؤ ترا پور)	۴	۳	۰
جناب منشي عنایت علیخاں صاحب (دیئو پوري)	۱	۰	۰
دیگر باشندگان (دیئو پور)	۴	۷	۰
جناب شیخ بھیکن صاحب باشندۂ کورانگ	۱	۰	۰
جناب ناظر محمد صاحب ,, ,,	۱	۰	۰
جناب نجیب خاں صاحب ,, لچھمیپور	-	۱۲	۰
جناب فقیر محمد بانتا	۱	۸	۰
جناب شیخ رحمو ناکبالي صاحب	۱	۰	۰
جناب سید امیر صاحب فقیر پڑا	۱	۰	۰

(میزان ۲۳ روپیہ)

	روپیہ	آنہ	پائي
جناب شہاب الدین احمد صاحب - کوسي گیا	۱	۰	۰
جناب منیجر صاحب میگزین - قادیان	۱	۱۵	۰
جناب سید ردرہ صاحب - بریں	۲	۰	۰
جناب سید فخر الله صاحب ہنگي	۱۰	-	۰
جناب محمد ہاشم صاحب	۵	۰	۰
جناب محمد عبد الغفار خاں صاحب چھپڑا - راجپوتانہ	۲۵	۰	۰
بزرگان باکا ضلع بھاگل پور بذریعہ جناب عبد الحمید خاں صاحب	۲۷	۰	۰
جناب ملک حسین بخش خاں صاحب مرضع اروپ - گوجران والہ	۳	۰	۰
جناب سید یوسف صاحب - بھوپال	۱۰	۰	۰
جناب نبي بخش صاحب - ہوشیار پور	۲	۸	۰

معرفت جناب غلام محمد صاحب

(بہ تفصیل ذیل)

	روپیہ	آنہ	پائي
جناب محمد بخش صاحب	۰	۸	۰
جناب حبیب الله صاحب	۰	۴	۰
جناب کھیڑا زمیندار صاحب	-	۱۲	۰
جناب موہبي الله صاحب	۰	۸	۰
جناب کریم صاحب	۰	۴	۰
جناب سید تجمل حسین صاحب	۰	۴	۰
جناب حاجي صاحب ہسکي	۰	۸	۰

	پائی	آنه	روپیه
جناب خدا بخش ولد رکن الدین صاحب	•	٨	•
جناب غلام محمد صاحب	•	•	۱
جناب نواب سبزی فروش صاحب	•	•	۱
متفرق برروز جمه	•	•	۴
قیمت زیور بند اهلیه فرزندم محمد اسمعیل	•	۱۲	۲۲
قیمت چرم قربانی ازجک بیگ	•	•	۳
متفرق برروز جمعه	•	•	٨
از با با بلوچ	•	٨	•
جناب حافظ الله بخش صاحب	•	•	۱
جناب مرزا غلام نبی صاحب	•	•	۱
جناب لوزین کشمیری	•	•	۱
جناب نظام الدین زمیدار صاحب	•	•	۲
جناب منشی نواب الدین صاحب	•	•	۱
متفرق جمعه	•	۹	•
جناب میاں کریم بخش کشمیری صاحب	•	•	۱
متفرق	•	۲	۲
(از قصبه جانکی ضلع سیالکوٹ)			
معرفت جناب لال دین از داماد			
سبزی فروش	•	۴	•
جناب محمد نصیر پسر منشی نواب دین			
کتب فروش	•	•	۲
مسمات رحیم بی بی معلمه زنانه	•	•	۱
جناب محمد اقبال ولد منشی نواب صاحب			
کتب فروش	•	•	۱
جناب غلام رسول صاحب طالبعلم	•	•	۱
جناب جیون کشمیری صاحب ولد پیر بخش	•	•	۱
جناب میاں حسن محمد سکه دار صاحب	•	-	۲
جناب شیخ نظام دین صاحب	•	۴	•
جناب الله بخش صاحب	•	•	۲
جناب مفتی محمد سعید صاحب			
بتقریب ختنه فرزند خود	•	•	۵
جناب حافظ الله بخش صاحب مدرس	•	•	۳
معرفت جناب محمد اسعیل صاحب			
مدرس گورنمنٹ اسکول گجرات	•	-	۲۵
میزان	•	۶	۲۱۰
سابق	•	۷	۸۶۴۲
کل	•	۱۳	۸۸۵۲

(از جناب میر حبیب الله صاحب اورسیر سالا کنڈ)

۹ جولائی سنه ۱۹۱۳ ع کے الهلال میں فهرست اعانۂ مهاجرین کی میزان غلط هے -

چنده وصول شده	۶	۷	۸۱۷
میزان سابقه	۶	۱۳	۵۱۰۲
میزان	-	۵	۵۹۲۰

کل میزان مبلغ - - ۵۹۲۰ روپیه - ۵ آنه هوتی هے مگر اخبار میں ۲۰۸۵۰ روپیه - ۵ آنه درج هے مبلغ ۱۸۰ روپیه کی غلطی هے -

هذا بصائر للناس ، و هدی و رحمة لقوم یوقنون !

(۴۵ : ۱۹)

البصائر

ایک ماهوار دینی و علمی مجله

جس کا

اعلان پهلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تها -

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الهلال سے : ۳ - روپئے

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیره فراهم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کرے ' جن کی وجه سے موجوده طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا هے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوة و صحابۂ و تابعین کی ترویج ' آثار سلف کی تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدهٔ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بهی هوگا - تا هم یه امور ضمنی هونگے ' اور اصل سعی یه هوگی که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیره فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگی ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کی جائیگی - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کی تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کی تنزیل و ترتیب و اشاعت کی تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بهی وهی موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه هے که مسلمانوں کے سامنے بدفعة واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جائے که عظمت کلام الهی کا اندازه کر سکیں - و ما توفیقی الا بالله - علیه توکلت والیه انیب ·

القســـم العـــربـــی

یعنے " البصائر " کا عربی ایڈیشن

جو

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیه ' احیاء لغة اسلامیه ' اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات وخیالات کی ترجمانی هے -

الهلال کی تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ۲ - روپیه ٨ - آنه

ممالک غیر : ۵ - شلنگ -

درخواستیں اس پته سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

[۳۵]

اعـــلان

نمایش دستـکاري خواتین هند

حسب هدایت هرهالینس نواب سلطان جهاں بیگم صاحبه سي - آئي - جي - سي - اِس - آئي - جي - سي - آئي - اسے اعلان کیا جاتا ہے که نمایش دستکاري خواتین هند بسر پرستي علیا حضرت ممدوحه شروع ماه جنوري سنه ۱۹۱۴ع بمقام بهوپال منعقد کیجاے گي ' لهذا امید ہے که تمام خواتین هند اس نمایش میں گهري دلچسپي ظاهر کرکے ضرور اپنے اپنے هاتهه کي بنائي هوئي نمایشي اشیاء وسط دسمبر سنه ۱۹۱۳ع تک آبرو بیگم صاحبه سکریٹري لیڈیز کلب بهوپال سنٹرل انڈیا بهیجکر مشکور فرمائینگي - سکریٹري صاحبه موصوفه هر خاتون کی درخواست پر قواعد نمایش وغیره بهیجدینگي -

اس نمایش کے ساتهه ساتهه پهول اور ترکاري وغیره کي بهي نمایش هوگی فقط -

دستخط - اوده نراین بسوریا

چیف سکریٹري دربار - بهوپال

فهرست انعــــامــات

متعلق

نمایش دستکاري خواتین

بمقــام بهـوپـال

شرح خاص انعامات

تمغه طلائی ـــ کسی طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو کسی زنانه اسکول کی طالبات کا بنایا هوا هو -

تمغه نقره ـــ اسکے بعد کسی طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے وسط هند کے کسي زنانه اسکول کی طالبات کا بنایا هوا هو -

تمغه طلائی ـــ کسی طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو بهوپال میں رهنے والی کسی هندوستانی بی بی کا بنایا هوا هو -

تمغه نقره ـــ اسکے بعد کسی طبقه کے سب سے اچهے کام کے لیے جو وسط هند میں رهنے والی کسی هندوستانی بی بی نے بنایا هو -

شــرح کام	و انعـامــات
۱ - لیس کا کام	ایک تمغه طلائی - دو تمغے نقره - تین تمغے برونز یعنے کانسه -
۲ - ڈراِن تهریڈ یعنے کپڑے کے دهاگے نکالکر - کام بنانا	دو تمغے نقره - تین تمغے برونز -
۳ - کلابتوں کا کام سنهري و روپهلی	ایک تمغه طلائی - تین تمغے برونز ۲
۴ - سوزن کاري (کین وس - سائین - ریشم - مخمل - جالي - یالینن پر)	ایضـــا
۵ - کروشي کا کام (سوتي)	ایک تمغه نقره - دو تمغه برونز -
۶ - ایضــاً (اونی)	۳ - تمغه برونز -
۷ - بنائي (نٹنـگ) کا کام (سوتي یا اونی)	ایضـــا
۸ - ریبن یعنے فیته کا کام	ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۹ - نقاشی (کسي چیز پر هو)	دو تمغے نقره - دو تمغے برونز -
۱۰ - اون - کپڑے - روئي یا مٹی کے نمونه پهول - پهل اور پودوں کے	دو تمغے برونز -
۱۱ - کشیده کا کام	ایک تمغه طلائي - ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱۲ - پوٹ کا کام (بیڈورک) ...	ایضـــا
۱۳ - تصویروں کو کپڑے پهنانا ...	ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱۴ - واٹرکلر اور آئل پنٹنـگ (تصاویر) آبي و روغني) ...	دو تمغے طلائي - ایک تمغه نقره -
۱۵ - کریول ورک...............	ایک تمغه طلائي - ایک تمغه نقره - دو تمغے برونز -
۱۶ - دیکر ورک	ایضـــا
۱۷ - پهول	دو تمغے نقره
۱۸ - ترکاري	دو تمغے نقره

(دستخـــط) آبرو بیگـم

سکریٹري پرنس آف ویلز لیڈیز کلب - بهوپال

جارج پنجم بفضله فرمـان روائے

سلطنت متحده برطانیه عظمی و ائرلینڈ و برٹش مملـکت هاے ماوراء البحر مالـک حامي ملت و قیصر هند

هائي کورٹ اف جوڈیکیچر ممالک مغربی و شمـالی بمقـام اله آباد

(آرڈر ۴۱ قاعده ۱۴ ایکٹ نمبر ۵ بابت سنه ۱۹۰۸ ع و قاعده ۲۴۰ و ۲۴۱)

صیغه اپیل دیواني

اپیل دوئم نمبر ۸۷۳ بابت سنه ۱۹۱۲ ع - مرجوعه یکم ماه جولائي سنه ۱۹۱۲ ع

حکیم سید عنایت حسین مدعا علیه اپیلانٹ مسٹر بندره بهاري وکیل

بنام

مسماة بلقیس فاطمه وغیره مدعیاں ـــ رسپانڈنٹ

اپیل بناراضي ڈگري عدالت اڈیشنل جج ماتحت اول مقام اگره مورخه ۳۰ ماه مارچ سنه ۱۹۱۲ ع

بمقدمه اپیل نمبر ۴۹۹ سنه ۱۹۱۱ ع

بنام

عبد اللطیف ٹهیکه دار سرپیر مسجد باري (بڑي) لین کلکته - مدعي

رسپانڈنٹ

مطلع هو که اپیل بناراضي ڈگري اڈیشنل جج ماتحت اول اگره اِس مقدمه میں حکیم سید عنایت حسین مدعا علیه اپیلانٹ نے پیش کیا اور اِس عدالت میں درج رجسٹر هوا اور اِس عدالت نے تاریخ ۲۱ ماه اکتوبر سنه ۱۹۱۳ ع واسطے سماعت اِس اپیل کے مقرر کی ہے اور مقدمه تاریخ مذکور کو یا بعد اُس تاریخ کے جس قدر جلد مقدمه کي سماعت هوسکے عدالت کے روبرو پیش کیا جائیگا اگر خود تم یا تمهارا وکیل یا کوئي اور شخص جو قانوناً تمهاري طرف سے اپیل هذا میں جواب و سوال کرنے کا مجاز هو حاضر نه آئیگا تو اُس کي سماعت اور تجویز تمهاري غیر حاضري میں یکطرفه کي جائیگي *

آج بتاریخ ۲ ماه اگست سنه ۱۹۱۳ ع به ثبت مهر عدالت حواله کیا گیا *

نوٹ ـــ طلبانه قابل اخذ یعني ۳ - روپیه حسب باب ۱۷ مداخل قواعد هائي کورٹ مورخه ۱۸ جنوري سنه ۱۸۹۸ ع وصول هوگیا ہے *

سوپرنٹنڈنٹ ڈپٹي رجسٹرار

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA